فضلُ الصّلاۃ علی النّبی صلی اللہ علیہ وسلم

کا ترجمہ

# برکاتِ درود وسلام



تصنیف

قاضی اسماعیل بن اسحاق بصری

ترجمہ

محمد حامد رضا برکاتی مصباحی

ناشر

المجمع الاسلامی، ملت نگر، مبارک پور، اعظم گڑھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فضل الصلاۃ علی النبی ﷺ

کا ترجمہ

# برکات درود وسلام

تصنیف

قاضی اسماعیل بن اسحاق بصری

ترجمہ

محمد حامد رضا برکاتی مصباحی

ناشر

المجمع الاسلامی، ملت نگر، مبارک پور، اعظم گڑھ

AL-MAJMAUL ISLAMI

MILLAT NAGAR, MUBARAKPUR, AZAMGARH

سلسلۂ اشاعت نمبر: ۱۷۰

نام کتاب عربی: فضل الصلاۃ علی النبی ﷺ

نام کتاب اردو: برکاتِ درود وسلام

مؤلف: قاضی اسماعیل بن اسحاق بصری

مترجم: محمد حامد رضا برکاتی مصباحی
razabarakati@gmail.com

بموقع: عرس حافظ ملت وجشن دستار فضیلت ۱۴۳۲ھ--۲۰۱۱ء

تصویب: مبلغ اسلام حضرت مولانا محمد عبد المبین نعمانی قادری

حروف ساز: محمد شاہد احسن برکاتی غازی پوری

پروف ریڈنگ: محمد ولی اللہ مصباحی

اشاعت: ۱۴۳۲ھ---۲۰۱۱ء---ایک ہزار

ناشر: المجمع الاسلامی ملت نگر، مبارک پور، اعظم گڑھ

تقسیم کار: ڈاکٹر محمد قمر الزماں حسین انعام دار، گلبرگا (کرناٹک)

قیمت: ۳۵/روپئے

ملنے کا پتہ: المجمع الاسلامی، ملت نگر، مبارک پور، اعظم گڑھ

# کلماتِ خیر

حضرت علامہ عبد الشکور صاحب قبلہ شیخ الحدیث الجامعۃ الاشرفیہ، مبارک پور

---

حامداً و مصلیًا و مسلمًا

عزیزم مولانا محمد حامد رضا مصباحی سلمہ کی کتاب دیکھی۔ انھوں نے حضرت قاضی ابو اسحاق اسماعیل قدس سرہ کی کتاب "فضل الصلاۃ علی النبی ﷺ" کا عمدہ پیرایہ میں ترجمہ کیا ہے، عہد طالب علمی میں اس طرح کی کوشش لائق ستائش ہے۔

ادھر طلبہ اشرفیہ میں بیداری آئی ہے کہ وہ دستار فضیلت کے موقع پر اپنی کوئی کتاب ترتیب دے کر یا کسی عربی کتاب کا ترجمہ کر کے دعوت نامہ کے طور پر شائع کرتے ہیں۔ اس سے ان کے علمی ذوق کا پتا ملتا ہے۔

قاضی اسماعیل علیہ الرحمہ نے اپنی اس کتاب میں درود شریف سے متعلق کثیر احادیث کو جمع فرمادیا ہے جو بہت ہی نفیس انتخاب پر مشتمل ہے۔ ان احادیث میں آج کئی ایک مختلف فیہ مسئلے کا حل موجود ہے۔ خوشی ہے کہ اس مفید کتاب کا اردو ترجمہ ہوگیا ہے، اب استفادہ عام ہوگا۔

اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا ہے کہ عزیزم موصوف کے علم وعمر میں برکتیں عطا فرمائے اور اخلاص کے ساتھ مزید دینی خدمات کی توفیق خیر سے نوازے۔ آمین۔ وصلی اللہ علی سیدنا محمد وآلہ وصحبہ اجمعین۔

محمد عبد الشکور عفی عنہ

۱۹ر جمادی الاولیٰ ۱۴۳۲ھ

# کلماتِ تحسین

مصلح ملت مبلغ اسلام حضرت مولانا محمد عبد المبین نعمانی قادری دامت برکاتہم العالیہ

---

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی ونسلم علی رسول الکریم وآلہ وصحبہ اجمعین

درود وسلام کے فضائل و برکات عدّ و احصا (شمار) سے باہر ہیں یہ وِرد و وظیفہ پسندیدۂ مومناں ہی نہیں محبوبِ رحمٰن بھی ہے، اس درود وسلام کی اہمیت وفضیلت کے لیے یہی کافی ہے کہ رب عز وجل خود اپنے اور اپنے ملائکہ مکرمین کے بارے میں ارشاد فرماتا ہے:

"اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ" (الاحزاب: ۵۶/۳۳)

بے شک اللہ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں اس غیب بتانے والے (نبی) پر، پھر اہل ایمان کو حکم دیا کہ "اے ایمان والو! تم بھی درود اور خوب سلام بھیجو۔"

مفسر قرآن حضرت صدر الافاضل مولانا سید نعیم الدین مرادآبادی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود وسلام بھیجنا واجب ہے، ہر ایک مجلس میں آپ کا ذکر کرنے والے پر بھی اور سننے والے پر بھی ایک مرتبہ، اور اس سے زیادہ مستحب ہے، یہی قول معتمد ہے اور اسی پر جمہور ہیں۔ اور نماز کے قعدہ اخیرہ میں بعد تشہد، درود پڑھنا سنت ہے اور آپ کے تابع کر کے آپ کے آل واصحاب اور دوسرے مومنین پر بھی درود بھیجا جاسکتا ہے، یعنی درود شریف میں آپ کے نام کے بعد ان کو شامل کیا جاسکتا ہے اور مستقل طور پر حضور کے سوا ان پر درود بھیجنا مکروہ ہے۔

**مسئلہ**:- درود شریف میں آل واصحاب کا ذکر متوارث ہے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ آل کے ذکر کے بغیر مقبول نہیں۔

درود شریف اللہ تعالیٰ کی طرف سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تکریم ہے۔ علما نے اللھم صلِّ علیٰ

محمد کے معنی بیان کیے ہیں کہ یارب! محمد مصطفیٰ ﷺ کو عظمت عطا فرما۔ دنیا میں ان کا دین بلند اور غالب فرما۔ اور ان کی شریعت کو بقا عنایت کر کے اور آخرت میں ان کی شفاعت قبول فرما کر اور ان کا ثواب زیادہ کر کر اور اولین و آخرین پر ان کی فضیلت کا اظہار فرما کر اور انبیا و مرسلین و ملائکہ اور تمام خلق پر ان کی شان بلند کر دے۔ (تفسیر خزائن العرفان)

درود شریف کے فضائل پر رسالہ ہذا میں حدیثیں ملاحظہ کریں گے، اس کے علاوہ بھی بہت سی احادیث ہیں جن سے درود شریف کے فضائل و برکات پر روشنی پڑتی ہے، درود شریف کی ایک بہت بڑی فضیلت یہ بھی ہے کہ رب تبارک و تعالیٰ نے پوری روے زمین پر اپنے ملائکہ کو مقرر فرما دیا ہے کہ جب بھی کوئی بندۂ مومن سرکار اقدس ﷺ پر درود و سلام بھیجتا ہے یہ فرشتے دربار رسالت مآب میں بطور تحفہ کے پیش کرتے ہیں۔ سرکار اس سلام کا جواب بھی عنایت فرماتے ہیں، فرشتوں کو اللہ عزوجل نے یہ قوت و قدرت عطا فرمائی ہے کہ جہاں کسی نے درود پڑھا پہنچ جاتے ہیں اور خود سرکار گرامی وقار ﷺ کو بھی یہ عزت و کرامت اور طاقت عطا کی ہے کہ سرکار بھی اسے خود سماعت فرما لیتے ہیں اس سلسلے میں حدیثیں ملاحظہ کریں۔ ایک حدیث تو خود اسی رسالے میں ہے۔ دوسری ابن قیم جوزیہ نے اپنی کتاب جلاء الافہام میں نقل کی ہے۔ حضرت ابو ہریرہ سے بروایت مسلم منقول ہے جس میں سرکار نے فرمایا:

"صلوا علیّ فان صلاتکم تبلغنی حیث ماکنتم." (مجھ پر درود پڑھو اس لیے کہ تمہارا درود مجھ تک پہنچتا ہے۔ تم جہاں کہیں بھی ہو۔)

اس سے ثابت ہوتا ہے کہ حضور اقدس ﷺ ہمارے درود سلام کو سنتے ہیں۔ لہٰذا یہ جو بعض لوگوں نے عقیدہ بنا لیا ہے کہ حضور دور سے نہیں سنتے ہیں، صحیح نہیں، ایک روایت میں یہ بھی آیا ہے کہ جو مجھ پر قبر کے پاس درود پڑھے گا تو میں خود سنتا ہوں اور جو دور سے پڑھتا ہے اس کی مجھ کو اطلاع دی جاتی ہے، ابن قیم نے اس کو خود ہی غریب کہا ہے، اور خود اس روایت سے سرکار کی حیات کا بھی پتہ ملتا ہے کہ یہ حکم قیامت تک کے لیے ہے۔ لہٰذا حضور کا قبر انور میں

حیات جاودانی کے ساتھ باقی رہنا بھی ثابت ہوا، اور سننا بھی، اس کی تاویل یہ بھی ہو سکتی ہے کہ قریب قبر کو میں خود ہی سنتا ہوں فرشتوں کو پہنچانے کی کوئی حاجت نہیں لیکن دور والے کا درود فرشتے بھی اعزاز وتکریم کے طور پر پہنچاتے ہیں اور میں خود بھی سنتا ہوں اور جواب دیتا ہوں۔

زیر نظر رسالہ "فضل الصلوٰۃ علی النبی ﷺ" مصنفہ قاضی اسماعیل بصری (متوفی: ۲۸۲ھ) کا اردو ترجمہ ہے درود وسلام پر یہ نہایت عمدہ رسالہ ہے اور مصنف نے خود اپنی سند سے اسے تالیف فرمایا ہے۔ ترجمے میں بھی سندیں دے دی گئی ہیں، ضرورت ہے کہ اس رسالے کو عام کیا جائے تاکہ مسلمانوں میں درود وسلام کی فضیلت واہمیت کو زیادہ سے زیادہ اجاگر کیا جا سکے، ضخیم کتابیں تو بہت ہیں اور مباحث ومسائل پر مشتمل کتابیں بھی کافی دستیاب ہیں اس لیے اس رسالے کو صرف ترجمے تک باقی رکھا گیا اور تشریح وتفصیل کی طرف توجہ نہیں کی گئی۔ ترجمہ سلیس ہے اور عام فہم بھی، مولیٰ عزوجل مصنف ومترجم دونوں مومنوں کو اپنے بے پایاں کرم سے نوازے، اور قارئین اہل ایمان کو عمل کی توفیق بخشے۔ آمین بجاہ سید المرسلین علیہ وعلیٰ آلہ وصحبہ الصلوٰۃ والتسلیم۔

محمد عبد المبین نعمانی قادری

۱۷ر جمادی الاولیٰ ۱۴۳۲ھ جمعہ مبارکہ

(المجمع الاسلامی، ملت نگر، مبارک پور، اعظم گڑھ یوپی)

# پیش لفظ

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، اللہ کے محبوب ہیں ------اس کے برگزیدہ ہیں ------اس کے چنندہ ہیں ------اس کی پہلی شاہکار مخلوق ہیں ------افضل الخلائق ہیں ------اس نے آپ کو محبوبیت کبریٰ عطا کی ------مختار کائنات بنایا ------یہ محبت کا تقاضا ہے کہ محبوب راضی رہے ------اس کا دل خوش ہو------سو، رب تعالیٰ فرماتا ہے: "وَلَسَوْفَ يُعْطِيْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى" (الضحیٰ: ۹۳/۵) "اور (اے محبوب!) بیشک قریب ہے کہ تمہارا رب تمہیں اتنا دے دیگا کہ تم راضی ہو جاؤ گے۔" (کنزالایمان)

خدا کی رضا چاہتے ہیں دو عالم
خدا چاہتا ہے رضائے محمد

اس کی عطا و نوال کی کہیں تناہی نہیں ------اس کی بخششوں کی سرحد نہیں ------تو محبوب کے اوپر اس کی بخششوں کی انتہا کیوں کر ہو ------فرماتا ہے۔ "وَلَلْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لَّكَ مِنَ الْاُوْلٰى" (الضحیٰ: ۹۳/۴) "اور (اے محبوب!) بیشک پچھلی تمہارے لیے پہلی سے بہتر ہے۔" (کنزالایمان)

وہ چاہتا ہے کہ اس کے محبوب کا چرچا ہو ------اس کا ذکر انفس و آفاق میں گردش کرے ------بلکہ جہاں میرا ذکر ہو وہاں اس کا بھی ذکر ہو ------فرماتا ہے۔ "وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ" (شرح: ۹۴/۴) "اور (اے محبوب!) ہم نے تمہارے لیے تمہارا ذکر بلند کیا۔" (کنزالایمان)

اس لیے تو بندوں کو اس پر درود و سلام بھیجنے کا حکم فرماتا ہے------اور ترغیب

میں خود اپنی ذات کا حوالہ دیتا ہے ------- پھر اپنے معصوموں کا حوالہ دیتا ہے ----
--- فرماتا ہے: "إِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا" (احزاب: ۳۳/۵۶) "بیشک اللہ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں اس غیب بتانے والے (نبی) پر اے ایمان والو! ان پر درود بھیجو اور خوب سلام بھیجو۔" (کنز الایمان) کیا ہی انوکھا انداز ہے ------- کیا ہی عمدہ تحریض ہے ------- آخر ذکر بھی تو اس کا ہے جو محبوبیت کبریٰ پر فائز ہے ------- امام سہل بن محمد فرماتے ہیں:

هٰذا التشريف الذى شرف الله تعالىٰ نبيهٗ محمدًا ﷺ بقوله "إِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ" الآية. أتم واجمع من تشريف آدم عليه السلام بأمر الملائكة لهٗ بالسجود لأنهٗ لايجوز أن يكون الله مع الملائكة فى ذٰلك التشريف فتشريف يصدر عنه أبلغ من تشريف يخص به الملائكة (الفجر المنير ۲۴،۲۵ مطبوعه مركز اهل سنت بركات رضا)

"یہ شرف جس سے اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنے نبی محمد ﷺ کو مشرف کیا اس شرف سے اتم واکمل ہے جس سے آدم علیہ السلام کے لیے فرشتوں کو سجدے کا حکم دے کر انہیں مشرف کیا اس لیے کہ یہ ممکن نہیں کہ اللہ تعالیٰ فرشتوں کے اس فعل تشریف میں شریک ہو، تو وہ فعل تشریف جو خدائے تعالیٰ سے صادر ہو اس فعل سے افضل ہوگا جو ملائکہ کے ساتھ خاص ہو۔"

امام بیضاوی اپنی تفسیر میں آیت: "إِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ" کی تفسیر میں فرماتے ہیں: "يعتنون بإظهار شرفهٖ وتعظيم شانه "يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ" اعتنوا انتم ايضا فإنكم أولىٰ بذٰلك وقولوا أللهم صل علىٰ محمد "وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا" وقولوا: ألسلام عليك أيها النبى." (۵/۲۰)

یعنی اللہ اور اس کے فرشتے نبی ﷺ کے اظہار شرف اور تعظیم شان کا اہتمام کرتے ہیں، تو اے مومنو! تم بھی اسے بجالاؤ کہ تم اس کے زیادہ لائق ہو اور یوں کہو "أللّٰهم صل علىٰ محمد" اور "السلام عليك ايها النبى" آگے فرماتے ہیں: "والآية تدل علىٰ وجوب

الصلاة والسلام عليه فى الجملة و قيل تجب الصلاة كلما جرىٰ ذكرهٗ لقوله عليه الصلاة والسلام "رغم أنف رجل ذكرت عندهٗ فدخل النار فأبعدهُ الله" (۲۰/ ۵)

"یہ آیت مطلق حضور پر درود وسلام بھیجنے کے واجب ہونے پر دلالت کرتی ہے، اور ایک قول یہ ہے کہ جب جب حضور کا ذکر ہو درود واجب ہوگا اس لیے کہ حضور علیہ الصلاۃ والسلام نے ارشاد فرمایا: "اس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس کے پاس میرا ذکر ہو، (تو اس نے مجھ پر درود نہ بھیجا) اور جہنم میں داخل ہو گیا تو اللہ نے اسے ہلاک کر دیا۔"

## حضور کو درود وسلام کی حاجت یا امتیوں پر رحمت؟:-

اللہ تبارک وتعالیٰ نے ہمارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کو منبع رحمت بنایا فرماتا ہے: "وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ" "اور ہم نے آپ کو سارے جہان کے لیے رحمت بنا کر بھیجا۔" یہ تو عام کے لیے بھی ہے-----خاصوں کے لیے کیا خصوص؟-----ہاں! کیوں نہیں؟ -----جب داتا سب کا مالک ہو-----تو غلاموں کو اپنے فیضان خاص سے کیوں کر نہ مشرف کرے-----تحفۂ درود وسلام بیش بہا عطیہ ہے-----ورنہ وہ ذات!!---- جس پر خود خدا اور اس کے معصوم بندے درود بھیجتے ہوں-----اور وہ بھی دائماً و مستمراً--- --اسے ہمارے درود کی کیا حاجت؟

وجاء "يصلون" بصيغة المضارعة الدالة على الدوام والاستمرار ولم يات بصيغة الماضى التى يصدق بمرة واحدة. (الفجر المنير ۲۶)

بلکہ ہمارا درود وسلام بھی ہمارے لیے عبادت اور زیادتِ حسنات کا باعث ہے، جو ہمارے لیے برکتوں میں اضافہ کرتا ہے۔

صلاتنا عليه عبادة لنا، وزيادة حسنات فى أعمالنا و تربى البركات المبثوثة فينا المنزلة علينا. (الفجر المنير ۲۷)

امام رازی فرماتے ہیں: جب اللہ اور اس کے فرشتے حضور پر درود بھیجتے ہیں تو ہمارے

درود کی کیا ضرورت؟ ہم کہتے ہیں ہم اس لیے حضور پر درود نہیں پڑھتے کہ حضور اس کے محتاج ہیں، اگر ایسی بات ہوتی تو اللہ کے درود بھیجنے کے باوصف فرشتوں کے درود کی ضرورت نہیں رہتی، یہ صرف حضور کی عظمت کے اظہار کے لیے ہے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے اوپر اپنے ذکر کو واجب کیا ہے حالاں کہ وہ اس سے بے نیاز ہے، تو درود حضور کی تعظیم ہی کے لیے ہے اور یہ اللہ کی جانب سے ہمارے اوپر بطور شفقت ہے، تاکہ اس کے اوپر ہمیں ثواب عطا فرمائے، اسی وجہ سے حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: "مَنْ صَلّیٰ عَلَيَّ وَاحِدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ عَشْرًا" "جو مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجے گا اللہ اس پر دس بار درود بھیجے گا"

امام تاج الدین فاکہانی علیہ الرحمہ ایک انوکھے نکتے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں: حضور علیہ الصلاۃ والسلام مخلوقات میں سب سے زیادہ اللہ کے محبوب ہیں، اور بالاتفاق اللہ کی بارگاہ میں سب سے زیادہ عزت والے ہیں، ہمارا حضور کا تذکرہ کرنا در حقیقت خود خداے تعالیٰ کا تذکرہ کرنا ہے کہ ذکر کے صیغے اور کلمے اسی کے ہیں، اسی لیے اللہ تعالیٰ نے ہمیں حضور اور ان کی آل واصحاب پر درود بھیجنے کا حکم دیا کہ "من أحب شيئًا أكثر ذكره" جو کسی سے محبت کرتا اس کا زیادہ ذکر کرتا ہے۔ (الفجر المنیر ۲۷)

## معنیٔ درود وسلام کی تفہیم:۔

صلاۃ لغت میں دعا، عبادت، استغفار، تبریک، اور رحمت ومغفرت کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔ اور رہا اللہ کا اپنے بندوں پر صلات (درود) بھیجنا، تو یہ دو نوعیتوں کا ہے۔

ایک عام اور وہ اللہ کا اپنے مومن بندوں پر درود بھیجنا ہے، جیسا کہ اللہ فرماتا ہے: "هُوَالَّذِيْ يُصَلِّيْ عَلَيْكُمْ وَمَلَائِكَتُهٗ" "وہ ذات جو درود بھیجتی ہے تم پر اور اس کے فرشتے۔" ابو حاتم نے اپنی تفسیر میں سعید بن جبیر اور مقاتل کے حوالے سے آیت کی تفسیر کی ہے: أي يغفر لكم، ويامر الملائكة أن يستغفروا لكم. یعنی مذکورہ آیت میں صلاۃ کا معنی یہ ہے کہ اللہ تمہاری مغفرت فرماتا ہے اور اپنے فرشتوں کو حکم دیتا ہے کہ تمہارے لیے استغفار کریں۔ تو معلوم ہوا کہ مومنین کے لیے اللہ اور فرشتوں کے صلاۃ کا معنی مغفرت واستغفار ہے۔

دوسرا خاص ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کا خاص کر اپنے انبیا اور رسولوں پر اور بالخصوص خاتم النبیین وسید المرسلین محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنا ہے۔ اسے علما نے کئی معنوں میں لیا ہے ایک یہ کہ یہ رحمت کے معنی میں ہوتا ہے۔ حضرت ابن عباس تفسیر میں فرماتے ہیں: أراد الله أن يرحم النبي و ملائكته يدعون له. یعنی اللہ اپنے نبی پر ارادۂ رحمت کرتا ہے اور اس کے فرشتے ان کے لیے دعا کرتے ہیں۔

دوسرا یہ کہ مغفرت کے معنی میں ہے، یعنی علی سبیل الفرض لغزشوں کی مغفرت، یہ قول مرجوح ہے۔

بخاری میں ابو العالیہ سے مروی ہے اللہ کا اپنے نبی پر صلاۃ کا معنی فرشتوں کی جماعت میں ان کی تعریف کرنا ہے، اور فرشتوں کے صلاۃ کا معنی اللہ سے ان کی تعریف طلب کرنا ہے۔ طلب سے مراد زیادتی کا طلب ہے نہ کہ اصل صلاۃ کا طلب۔

امام بکر قشیری سے منقول ہے کہ اللہ تعالیٰ کی جانب سے صلاۃ، عزت افزائی اور عظمت میں اضافہ کرنا ہے۔ (ملخص: النور الممد ود: محمود بن عبد الرحمن ملیباری، ص ۳۹، ۴۰، ۴۱)

قاضی عیاض علیہ الرحمہ سلام کا معنی بیان کرتے ہیں: سلام کے معنی میں تین وجوہ ہیں:
پہلی یہ کہ آپ کے لیے اور آپ کے ساتھ سلامتی رہے۔ اس اعتبار سے سلام مصدر ہوگا۔

دوسری یہ کہ سلام آپ کی حفاظت وصیانت فرمائے اور اس کا ذمہ دار اور کفیل ہو۔ اس اعتبار سے سلام اللہ کے ناموں میں سے ایک نام ہوگا۔

تیسری یہ کہ سلام ماننے اور پیروی کرنے کے معنی میں ہے، جیسا کہ اللہ فرماتا ہے:
"فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتّٰى يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوا فِيٓ أَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوا تَسْلِيمًا." (نسا: ٦٥/ ٤)

"تو اے محبوب! تمہارے رب کی قسم وہ مسلمان نہ ہوں گے جب تک اپنے آپس کے جھگڑے میں تمہیں حاکم نہ بنائیں پھر جو کچھ تم حکم فرمادو اپنے دلوں میں اس سے رکاوٹ نہ پائیں اور جی سے مان لیں۔" (کنز الایمان) (الشفا بتعریف حقوق مصطفیٰ، ص: ۴۴ مطبوعہ: مرکز اہل سنت برکات رضا)

آیت میں سلام تیسرے معنی میں ہے۔

یہ کتاب "برکاتِ درود وسلام" خیر القرون کے عظیم محدث وفقیہ قاضی اسماعیل بن اسحاق کی کتاب "فضل الصلا علی النبی ﷺ" کا اردو ترجمہ ہے اصل کتاب کی تحقیق و تخریج کا کام احمد فرید مزیدی نے کیا ہے جسے من وعن شامل کرلیا گیا ہے، ترجمۃ المصنف بھی انہیں کا ہے، جو مختصر ہونے کے ساتھ جامع بھی ہے، اس لیے اس کا اردو ترجمہ بھی کتاب میں شامل کرلیا گیا ہے۔

اخیر میں ہم مبلغ اسلام حضرت مولانا عبدالمبین نعمانی صاحب قبلہ دام ظلہ علینا کے تہِ دل سے شکر گزار ہیں، اس حقیر کے اوپر حضرت کے عنایات کی ایک طویل فہرست ہے، جن کا نہ حق ادا کیا جاسکتا ہے اور نہ شکریے کے روایتی الفاظ ہی ہمارے دلی جذبات کا اظہار کرسکتے ہیں، حضرت کی عنایت خاص ہی کا نتیجہ ہے کہ یہ کتاب آپ کے ہاتھوں میں ہے، حضرت نے ترجمے کا حکم دیا، رہنمائی فرمائی، اپنی بے پناہ مصروفیتوں کے باوجود از اول تا آخر خود ملاحظہ فرمایا، اصلاحات فرمائیں اور ایک قیمتی تقریظ تحریر فرمائی ---- إن الله لا یضیع اجر المحسنین.

اور اس کے ساتھ میں شکر گزار ہوں حضرت علامہ عبدالشکور صاحب قبلہ شیخ الحدیث الجامعۃ الاشرفیہ کا کہ حضرت نے جذبۂ بندہ پروری میں اس حقیر کو اپنے کلماتِ خیر سے مشرف فرمایا اور حوصلہ افزائی سے نوازا۔ اللہ ان حضرات کا سایہ ہم پر دراز فرمائے۔

اگر ہمارے محسن ڈاکٹر محمد قمر الزماں حسین صاحب کا تذکرہ نہ ہو تو یہ ناسپاسی ہوگی، بغیر عرض ومعروض کے انھوں نے اس کتاب کے مصارف اپنے ذمے لیا، ان کے جذبۂ خیر پر خوش گوار حیرت اس بنا پر ہوئی کہ یہ ڈاکٹر ہیں اور دو کالجوں کے سربراہ ہیں۔ اللہ ان کے دینی جذبات میں ترقی دے اور سعادت دارین عطا فرمائے ---- إن الله لا یضیع اجر من أحسن عملا.

اس کے بعد ہم اپنے اساتذہ اور تمام دوست واحباب کے شکر گزار ہیں، جنہوں حوصلہ افزائی فرمائی اور کسی نہ کسی طرح ساتھ دیا، خاص کر مولانا آصف رضا صاحب کا، انہوں نے

ہماری بہت سی مشکلیں آسان کردیں-----فجزاہ اللہ خیر الجزاء.

اللہ تعالٰی ہمارے اعمالِ حسنہ کو قبول فرمائے اور سیئہ سے درگزر فرمائے ۔ امین بجاہ سید النبی الأمین.

طالب سعادت دارین
محمد حامد رضا برکاتی مصباحی
متعلم الجامعۃ الاشرفیہ، مبارک پور
مہرو پور، محمد آباد، یوسف پور، غازی پور
۱۸/۵/۱۴۳۲ھ ۲۳/۴/۲۰۱۱ء

# تعارف مصنف

نام ونسب:- امام حافظ شیخ الاسلام ابواسحاق اسماعیل بن اسحاق بن اسماعیل بن حماد بن زید بن درہم ازدی۔

سنِ ولادت:- ۱۹۹ھ اور ۲۰۰ھ کا بھی قول کیا گیا ہے۔(وفات- ۲۸۲ھ)

مشائخ:- انہوں نے محمد بن عبداللہ انصاری، قعنبی، مسلم، عبداللہ بن رجائ، اسماعیل بن ابواویس اور قالون سے حدیث کی سماعت کی۔ اور ان پر حدیث کی قراءت بھی کی، احمد بن معدل سے فقہ حاصل کیا اور علم حدیث وعلل علی بن مدینی سے حاصل کیا۔

تلامذہ:- ان سے عبد اللہ بن احمد بن حنبل، ابوبکر نجاد، ابوبکر شافعی، حسن بن محمد کیسان، ابو بحر بر بہاری، موسیٰ بن ہارون، قاضی وکیع اور دوسرے بہت سے محدثین نے حدیث کی روایت کی ہے، ایک بڑی جماعت نے آپ سے فقہ کا علم حاصل کیا ہے۔

علمی مقام:- وہ بیک وقت مفسر، محدث، استاذ القراءۃ اور فقیہ تھے، بغداد میں منصب قضا پر فائز ہوئے، اور وفات تک وہیں زندگی گزاری۔

خطیب فرماتے ہیں: آپ ایک عظیم عالم، مُتقِن اور فقیہ تھے، امام مالک کے مسلک کی شرح کی اور اسے دلائل سے واضح کیا، حدیث میں مسند لکھی، علوم قرآن میں کتابیں تصنیف کیں، امام سختیانی اور مالک بن انس کی حدیثیں جمع کیں، انہوں نے امام محمد کے مسلک حنفی کے جواب میں ایک کتاب لکھی تھی جو دوسو اجزا پر مشتمل تھی، لیکن مکمل نہ ہوسکی۔

یحییٰ بن اسد کی حدیثیں بھی جمع کی تھیں۔

خطیب بغدادی مزید فرماتے ہیں: انہوں نے بغداد میں سکونت اختیار کی، وفات تک وہاں کے منصب قضا پر فائز رہے اور قاضی کے نام سے علَم کی طرح مشہور ہوئے۔

نحو وصرف کے امام مبرد کہتے ہیں: قاضی اسماعیل علم صَرف کو مجھ سے زیادہ جاننے والے تھے۔

یحییٰ بن اکثم سے مروی ہے کہ انہوں نے قاضی اسماعیل کو آتے ہوئے دیکھا تو کہا: علم کا شہر آگیا۔

**آپ کی چند کتابیں:۔**

* کتاب احکام القرآن: اس سے قبل ایسی کتاب نہ لکھی گئی۔
* معانی القرآن۔
* القراءة.
* فضل الصلا علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم.

# انتساب

جلالۃ العلم حضرت علامہ

## عبدالعزیز محدث مرادآبادی

بانی الجامعۃ الاشرفیہ کے نام

جن کے بحرِ علم سے

ہزاروں لعل وگہر پیدا ہوئے۔

# نذر

خیرالاذکیا

حضرت علامہ محمد احمد مصباحی مدظلہ العالی

کی نذر، جن کی کتاب زندگی نے مجھے منزل کا پتہ دیا۔

و

والدین کریمین کی نذر

جن کے سایۂ عاطفت نے زندگی کی دشواریوں کا احساس نہ ہونے دیا

اور جن کی پرخلوص دعائیں میرے لیے نشان منزل ہیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ولاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم

اللھم صل علیٰ سیدنا محمد والہ وسلم

حضرت امام حافظ شیخ عبدالغنی بن عبدالواحد بن علی بن سرور مقدسی ایدہ اللہ (اللہ ان کی تائید فرمائے) نے ہمیں خبر دی وہ فرماتے ہیں: مجھے حضرت ابوالحسن علی بن ھبتہ اللہ بن عبدالصمد کاملی نے قاہرہ بنوعبید کے محل میں ماہ ربیع الاول ۵۹۱ھ کو خبر دی وہ کہتے ہیں کہ مجھے ابوصادق مرشد بن یحییٰ بن قاسم مدینی نے مصر میں خبر دی وہ کہتے ہیں کہ مجھے ابواسحاق ابراہیم بن سعید بن عبداللہ حبال نے خبر دی، وہ فرماتے ہیں: مجھے ابومحمد عبدالرحمٰن بن عمر بن محمد بن سعید تجیبی بزار معروف بہ ابن نحاس نے خبر دی، وہ کہتے ہیں: ابوالقاسم اسماعیل بن یعقوب بن ابراہیم بن احمد بن بختری بغدادی معروف بہ ابن جراب کے پاس یہ حدیث پڑھی گئی اور میں سن رہا تھا، یہ واقعہ ربیع الآخر ۳۳۹ھ میں ہوا، (ابوالقاسم اسماعیل بن یعقوب) فرماتے ہیں کہ مجھے خبر دی قاضی اسماعیل بن اسحاق بن اسماعیل بن حماد بن زید نے، وہ فرماتے ہیں:

[۱]- مجھے خبر دی اسماعیل بن ابواویس نے کہ مجھ سے حدیث بیان کی میرے بھائی نے انہوں نے روایت کی سلیمان بن بلال سے انہوں نے روایت کی عبداللہ بن عمر سے، عبداللہ بن عمر نے روایت کی ثابت بنانی سے، وہ فرماتے ہیں، انس بن مالک کا بیان ہے کہ ابوطلحہ نے فرمایا:

ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صحابہ کرام کے پاس اس حال میں تشریف لائے کہ صحابہ آپ کے چہرۂ انور پر خوشی کے آثار محسوس کر رہے تھے، تو صحابہ نے عرض کیا: ”یا رسول اللہ بے شک ہم آپ کے چہرۂ انور پر خوشی کے آثار دیکھ رہے ہیں۔“

آپ نے ارشاد فرمایا:

أَجَلْ أَتَانِيْ الآنَ اٰتٍ مِنْ رَّبِّيْ فَأَخْبَرَنِيْ أَنَّه لَنْ يُصَلِّيَ عَلَيَّ اَحَدٌمِنْ اُمَّتِيْ إِلَّا رَدَّهَااللهُ عَلَيْهِ عَشْرَ أُمْثَالِهَا (۱)

"ہاں میرے پاس میرے رب کی جانب سے ایک آنے والا (فرشتہ) آیا تو اس نے مجھے خبر دی کہ میرے اوپر میری امت میں سے جو شخص بھی درود شریف بھیجے گا اللہ تعالیٰ اس پر اس کے مثل دس رحمتیں نازل فرمائے گا۔"

[۲]- مجھ سے حدیث بیان کی سلیمان بن حرب نے وہ فرماتے ہیں، مجھے خبر دی حماد بن سلمہ نے وہ روایت کرتے ہیں ثابت بنانی سے یہ روایت کرتے ہیں سلیمان سے جو کہ حسین بن علی (رضی اللہ تعالیٰ عنہما) کے آزاد کردہ ہیں یہ عبداللہ بن ابوطلحہ سے اور انہوں نے اپنے والد (ابوطلحہ) سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ ایک دن تشریف لائے اور آپ کے چہرۂ انور پر خوشی کے آثار نمایاں تھے، صحابہ کرام نے عرض کیا: یارسول اللہ بے شک ہم آپ کے رخِ زیبا پر خوشی کی ایسی رونق دیکھ رہے ہیں جو ہم پہلے نہیں دیکھتے تھے۔

آپ نے ارشاد فرمایا: أَجَلْ إِنَّه أَتَانِيْ مَلَكٌ فَقَالَ: يَامُحَمَّدُ إِنَّ رَبَّکَ يَقُوْلُ: أَمَا يُرْضِيكِ أَلَّا يُصَلِّيَ عَلَيْكِ أَحَدٌ مِنْ أُمَّتِكَ إِلَّا صَلَّيْتُ عَلَيْهِ عَشْراً، وَلَا سَلَّمَ عَلَيْكَ إِلَّا سَلَّمْتُ عَلَيْهِ عَشْراً (۲)

"ہاں میرے پاس ایک فرشتہ آیا، تو اس نے کہا کہ اے محمد بے شک آپ کا رب فرماتا ہے: کیا آپ اس سے راضی نہیں کہ آپ کی امت میں سے جو بھی آپ پر درود بھیجے گا تو میں اس پر دس درود بھیجوں گا اور جو بھی آپ پر سلام بھیجے گا میں اس پر دس سلام بھیجوں گا۔"

[۳]- مجھ سے حدیث بیان کی اسحاق بن محمد فروی نے، وہ فرماتے ہیں مجھ سے حدیث بیان کی ابوطلحہ انصاری نے، انہوں نے روایت کی اپنے والد سے، ان کے والد روایت کرتے ہیں اسحاق بن عبداللہ بن ابوطلحہ سے یہ روایت کرتے ہیں اپنے والد سے ان کے والد روایت کرتے ہیں اپنے دادا سے، یہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ وَاحِدَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ عَشْرًا فَلْيُكْثِرْ عَبْدٌ ذٰلِكَ أَوْلِيُقِلَّ (۳)

"جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرمائے گا، تو بندہ چاہے زیادہ درود پڑھے یا کم۔"

[۴]- مجھ سے حدیث بیان کی عبد اللہ بن مسلمہ نے، وہ فرماتے ہیں کہ مجھ سے حدیث بیان کی سلمہ بن وردان نے وہ فرماتے ہیں کہ میں نے سنا انس بن مالک سے، انہوں نے فرمایا: نبی اکرم ﷺ قضائے حاجت کے لیے باہر تشریف لے گئے، تو آپ نے کسی کو نہیں پایا جو آپ کے ساتھ چلتا، تو حضرت عمر تیزی سے بڑھے اور آپ کے پاس لوٹا یعنی چمڑے کے چھوٹے برتن کے ساتھ پہنچے، تو آپ کو پانی کے حوض کے پاس سجدے کی حالت میں پایا، تو حضرت عمر کنارے ہو کر حضور کے پیچھے بیٹھ گئے یہاں تک کہ حضور نے سر اقدس کو اٹھایا، راوی بیان کرتے ہیں کہ حضور نے فرمایا:

أَحْسَنْتَ يَا عُمَرُ حِيْنَ وَجَدْتَنِيْ سَاجِدًا فَتَنَحَّيْتَ عَنِّي، إِنَّ جِبْرِيْلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَتَانِيْ فَقَالَ: مَنْ صَلَّى عَلَيْكَ وَاحِدَةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ عَشْرًا، وَرَفَعَه عَشْرَ دَرَجَاتٍ.(٤)

"اے عمر تم نے بہتر کیا کہ جب مجھے سجدے کی حالت میں پایا تو کنارے ہو گئے، بے شک میرے پاس جبریل علیہ السلام آئے تھے تو انہوں نے کہا: جو آپ کے اوپر ایک مرتبہ درود پڑھے گا اللہ اس پر دس رحمتیں نازل فرمائے گا اور اس کے دس درجات بلند فرمادے گا۔"

[۵]- مجھ سے حدیث بیان کی یعقوب بن حمید نے وہ فرماتے ہیں کہ مجھ سے بیان کیا انس بن عیاض نے، انہوں نے روایت کی سلمہ بن وردان سے وہ فرماتے ہیں کہ مجھ سے حدیث بیان کی مالک بن اوس بن حدثان نے، انھوں نے حضرت عمر بن خطاب (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) سے روایت کی، وہ فرماتے ہیں: نبی اکرم ﷺ قضائے حاجت کے لیے باہر تشریف لے گئے تو میں چمڑے کے چھوٹے برتن کے ساتھ حضور کے پاس پہنچا تو میں نے آپ کو اس حال میں پایا کہ آپ حاجت سے فارغ ہو چکے تھے اور پانی کے حوض کے پاس

سجدے کی حالت میں تھے تو میں ایک طرف ہوگیا، جب آپ فارغ ہوئے تو اپنا سر اقدس اٹھایا اور فرمایا:

أَحْسَنْتَ يَا عُمَرُ حِينَ تَنَحَّيْتَ عَنِّيْ، إِنَّ جِبْرِيْلَ أَتَانِيْ فَقَالَ: مَنْ صَلّٰى عَلَيْكَ صَلَاةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ عَشْرًا، وَرَفَعَه عَشْرَ دَرَجَاتٍ(۵)

”اے عمر تم نے بہتر کیا جو تم کنارے ہو گئے، بے شک جبریل میرے پاس آئے تھے، انہوں نے کہا: جو آپ پر ایک مرتبہ درود پڑھے گا، تو اللہ اس پر درود بھیجے گا اور اس کے دس درجات بلند فرمادے گا۔“

## حضور پر درود بھیجنے والوں پر فرشتوں کا درود بھیجنا:۔

[٦]- مجھ سے حدیث بیان کی عاصم بن علی نے، یہ فرماتے ہیں، مجھ سے حدیث بیان کی شعبہ بن حجاج نے، یہ روایت کرتے ہیں عاصم بن عبیداللہ بن عامر بن ربیعہ سے، انہوں نے روایت کی اپنے والد ربیعہ سے، فرماتے ہیں، میں نے نبیِ اکرم ﷺ کو فرماتے سنا:

مَامِنْ عَبْدٍ يُصَلِّيْ عَلَيَّ إِلَّا صَلَّتْ عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ مَا صَلّٰى عَلَيَّ، فَلْيُقِلَّ مِنْ ذٰلِكَ أَوْ لِيُكْثِرْ(٦)

”جو بندہ بھی مجھ پر درود بھیجتا ہے، تو اس کے بدلے میں فرشتے اس پر درود بھیجتے ہیں، تو چاہے درود کی قلت کرے یا کثرت۔“

[٧]- مجھ سے حدیث بیان کی یحییٰ بن عبدالحمید نے، وہ روایت کرتے ہیں عمرو بن ابوعمرہ سے یہ روایت کرتے ہیں عبدالواحد بن محمد سے، یہ روایت کرتے ہیں عبدالرحمٰن بن عوف سے، فرماتے ہیں: میں نبیِ اکرم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا جبکہ آپ سجدے کی حالت میں تھے، تو سجدے کو طویل کیا، پھر فرمایا:

أَتَانِيْ جِبْرِيْلُ قَالَ: مَنْ صَلّٰى عَلَيْكَ صَلَّيْتُ عَلَيْهِ وَ مَنْ سَلَّمَ عَلَيْكَ سَلَّمْتُ عَلَيْهِ، فَسَجَدْتُ لِلّٰهِ شُكْرًا(٧)

”میرے پاس جبریل نے آکر کہا: جو شخص آپ پر درود بھیجے گا میں اس پر درود بھیجوں

گا، اور جو آپ پر سلام پڑھے گا میں اس پر سلام پڑھوں گا، تو میں سجدۂ شکر بجالایا۔"

[۸]- مجھ سے حدیث بیان کی ابو ثابت نے، وہ فرماتے ہیں کہ مجھ سے حدیث بیان کی عبدالعزیز بن ابو حازم نے، وہ روایت کرتے ہیں علاء بن عبدالرحمٰن سے، انہوں نے روایت کی اپنے والد عبدالرحمٰن سے انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ عَشْرًا (۸)

"جو مجھ پر (ایک مرتبہ) درود بھیجے گا تو اللہ اس پر دس مرتبہ درود بھیجے گا۔"

[۹]- مجھ سے حدیث بیان کی عیسیٰ بن میناء نے، وہ فرماتے ہیں مجھ سے حدیث بیان کی محمد بن جعفر نے، وہ روایت کرتے ہیں علاء سے انہوں نے روایت کی اپنے والد سے یہ روایت کرتے ہیں ابو ہریرہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ وَاحِدَةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ عَشْرًا (۹)

"جو شخص مجھ پر ایک بار درود پڑھے گا اللہ اس پر دس بار درود بھیجے گا۔"

[۱۰]- مجھ سے حدیث بیان کی علی بن عبداللہ نے وہ فرماتے ہیں مجھ سے حدیث بیان کی زید بن حباب نے، انہوں نے فرمایا کہ مجھ سے حدیث بیان کی موسیٰ بن عبیدہ نے، وہ فرماتے ہیں مجھے خبر دی قیس بن عبدالرحمٰن بن ابو صعصعہ نے انہوں نے روایت کی سعد بن ابراہیم سے یہ روایت کرتے ہیں اپنے والد ابراہیم سے انہوں نے اپنے دادا عبدالرحمٰن بن عوف سے، انہوں نے فرمایا:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے پانچ یا چار لوگ آپ کی ضرورتوں کے پیش نظر دن رات میں کبھی بھی آپ کے پاس سے جدا نہیں ہوتے۔ راوی بیان کرتے ہیں تو میں آیا اور حضور کو باہر تشریف لے جاتے ہوئے پالیا، تو میں حضور کے پیچھے ہولیا، آپ بازار کے باغوں میں سے ایک باغ میں داخل ہوئے اور نماز پڑھی اور طویل سجدہ کیا، تو میں غمزدہ ہوا اور یہ کہہ کے رونے لگا کہ "مجھے لگتا ہے کہ اللہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی روح قبض کرلی۔" بیان کرتے ہیں کہ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سر اقدس اٹھایا اور میں حضور کو دیکھے جارہا تھا، تو حضور

نے مجھے بلایا اور فرمایا کیا بات ہے؟ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ نے لمبا سجدہ کیا تو میں غمزدہ ہوا اور یہ کہہ کر رونے لگا کہ "لگتا ہے کہ اللہ نے رسول اللہ ﷺ کی روح قبض کر لی۔" حضور نے فرمایا:

هٰذِهِ سِجْدَةٌ سَجَدْتُهَا شُكْرًا لِرَبِّيْ فِيْمَا أَتَانِيْ فِيْ أُمَّتِيْ، مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ صَلَاةً كَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ عَشْرَ حَسَنَاتٍ (۱۰)

"میں نے یہ سجدہ اپنے رب کے شکر کے لیے کیا اس نعمت کے بدلے میں جو اللہ تعالیٰ نے مجھے میری امت کے سلسلے میں عطا فرمایا ہے کہ (میری امت میں سے) جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجے گا اللہ تعالیٰ اس کے لیے دس نیکیاں لکھے گا۔"

[۱۱]- مجھ سے حدیث بیان کی مسدد نے انہوں نے فرمایا مجھ سے بیان کیا بشر بن مفضل نے وہ فرماتے ہیں مجھ سے بیان کیا عبدالرحمٰن بن اسحاق نے یہ روایت کرتے ہیں علاء بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے روایت کی اپنے والد عبدالرحمٰن سے اور انہوں نے حضرتِ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ مَرَّةً وَاحِدَةً كَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ عَشْرَ حَسَنَاتٍ (۱۱)

"جس نے مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجا اللہ اس کے لیے دس نیکیاں لکھے گا۔"

[۱۲]- مجھ سے حدیث بیان کی عبدالرحمٰن بن واقد عطار نے وہ فرماتے ہیں، مجھ سے حدیث بیان کی ہشیم نے وہ فرماتے ہیں مجھ سے حدیث بیان کی عوام بن حوشب نے وہ فرماتے ہیں مجھ سے قبیلہ بنو اسد کے ایک شخص نے حدیث بیان کی، اس شخص نے روایت کی عبدالرحمٰن بن عمرو سے، وہ فرماتے ہیں:

مَنْ صَلّٰى عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ عَشْرَ حَسَنَاتٍ، وَمَحَا عَنْهُ عَشْرَ سَيِّئَاتٍ، وَرَفَعَ لَهٗ عَشْرَ دَرَجَاتٍ (۱۲)

"جو شخص نبی اکرم ﷺ پر درود بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لیے دس نیکیاں لکھتا ہے، اور اس کی دس برائیوں کو مٹا تا دیتا ہے، اور اس کے دس درجے بلند فرما دیتا ہے۔"

[۱۳]- مجھ سے حدیث بیان کی علی بن عبداللہ نے، وہ فرماتے ہیں، مجھ سے حدیث بیان کی سفیان نے، وہ روایت کرتے ہیں یعقوب بن زید بن طلحہ تیمی سے، وہ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

أَتَانِي آتٍ مِن رَّبِّي فَقَالَ: مَامِنْ عَبْدٍ يُصَلِّي عَلَيْكَ صَلَاةً إِلَّا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ بِهَا عَشْرًا (۱۳)

"میرے رب کی جانب سے ایک آنے والا (فرشتہ) آیا، تو اس نے کہا: جو بندہ بھی آپ پر درود بھیجے گا اللہ اس کے بدلے اس پر دس درود بھیجے گا۔"

تو حضور کی بارگاہ میں ایک شخص نے کھڑے ہو کر عرض کیا: یارسول اللہ! کیا میں آدھا وقت آپ پر درود بھیجنے کے لیے خاص کر دوں؟ تو حضور نے ارشاد فرمایا: "إِنْ شِئْتَ" "اگر تم چاہو" اس شخص نے عرض کیا: دو تہائی دعا کا وقت آپ پر درود بھیجنے کے لیے خاص نہ کر دوں؟ تو حضور نے فرمایا: "إِنْ شِئْتَ" "اگر تم چاہو" اس شخص نے عرض کیا: کیا پورا دعا کا وقت آپ پر درود پڑھنے کے لیے خاص نہ کر دوں؟ حضور نے ارشاد فرمایا: إِذَنْ يَكْفِيكَ اللهُ هَمَّ الدُّنْيَا وَهَمَّ الْآخِرَةِ (۱٤) "تب تو اللہ تمہیں دنیا و آخرت کے غم سے نجات دے گا۔"

مکہ مکرمہ کے ایک شیخ نے جن کا نام منیع تھا، راوی حدیث سفیان سے کہا: اس حدیث کی کس سے اسناد کی گئی ہے؟ تو انہوں نے کہا: "نہیں معلوم۔"

[۱۴]- مجھ سے حدیث بیان کی سعید بن سلام عطار نے، وہ فرماتے ہیں، مجھ سے حدیث بیان کی سفیان ثوری نے، یہ روایت کرتے ہیں عبداللہ بن محمد بن عقیل سے، وہ روایت کرتے ہیں طفیل بن ابی بن کعب سے، وہ روایت کرتے ہیں اپنے والد اُبی بن کعب سے، وہ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ رات کی دوسری تہائی میں باہر تشریف لے جاتے اور فرماتے: جَاءَتِ الرَّاجِفَةُ تَتْبَعُهَا الرَّادِفَةُ جَاءَ الْمَوْتُ بِمَا فِيهِ (۱۵) "جس دن آئے گی تھرتھرانے والی اس کے پیچھے آئے گی پیچھے آنے والی، اور جب موت اپنی تمام ہولناکیوں کے ساتھ آئے گی۔" اُبی نے کہا: یارسول اللہ میں رات کے حصے میں نماز

پڑھتا ہوں تو کیا اس کا تہائی آپ پر درود بھیجنے کے لیے خاص کردوں؟ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا "نصف" صحابی نے عرض کیا تو کیا اپنی نماز کا نصف وقت آپ پر درود پڑھنے کے لیے خاص کردوں؟ حضور نے ارشاد فرمایا: دوثلث اس سے زیادہ بہتر ہے" عرض کیا: کیا تمام وقت حضور پر درود پڑھنے کے لیے خاص نہ کردوں؟ ارشارد فرمایا: "پھر تو اللہ تیرے تمام گناہ بخش دے گا۔"

[۱۵]- مجھ سے حدیث بیان کی عبداللہ بن مسلمہ نے، وہ فرماتے ہیں مجھ سے بیان کیا سلمہ بن وردان نے، فرماتے ہیں، میں نے انس بن مالک کو فرماتے سنا "نبی اکرم ﷺ منبر شریف کے پہلے زینے پر تشریف لائے تو کہا "آمین" پھر دوسرے زینے پر تشریف لائے تو فرمایا "آمین" پھر تیسرے زینے پر تشریف لائے تو فرمایا "آمین" پھر سیدھے ہو گئے اور بیٹھ گئے، تو صحابہ کرام نے عرض کیا: "حضور نے کس بات پر آمین کہا؟" تو حضور نے ارشاد فرمایا:

أَتَانِيْ جِبْرِيْلُ فَقَالَ: رَغِمَ أَنْفُ امْرِئٍ ذُكِرتَ عِنْدَه فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْكَ، فَقُلْتُ اٰمِيْنْ، فَقَالَ: رَغِمَ أَنْفُ امْرِئٍ أَدْرَكَ أَبَوَيْهِ فَلَمْ يَدْخُلِ الْجَنَّةَ، قُلْتُ اٰمِيْنْ، فَقَالَ: رَغِمَ أَنْفُ امْرِئٍ أَدْرَكَ رَمَضَانَ فَلَمْ يُغْفَرْ لَه، فَقُلْتُ اٰمِيْنْ(١٦)

"میرے حضور جبریل حاضر ہوئے اور انہوں نے کہا: اس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس کے پاس آپ کا ذکر جمیل ہوا اور اس نے آپ پر درود نہ پڑھا، تو میں نے آمین کہا، اور انہوں نے کہا: اس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس نے اپنے والدین کو باحیات پایا اور جنت میں داخل نہ ہوا، تو میں نے آمین کہا، پھر انہوں نے کہا: اس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس نے رمضان کے مہینے کو پایا اور اس کی مغفرت نہ ہوئی، تو میں نے کہا آمین"۔

[۱۶]- مجھ سے حدیث بیان کی مسدد نے، وہ فرماتے ہیں، مجھ سے حدیث بیان کی، بشر بن مفضل نے، فرماتے ہیں، مجھ سے بیان کیا عبدالرحمٰن بن اسحاق نے، وہ روایت کرتے ہیں سعید مقبری سے، انہوں نے روایت کی حضرت ابو ہریرہ سے، وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

رَغِمَ أَنفُ رَجُلٍ ذُكِرْتُ عِنْدَهٗ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ، وَرَغِمَ أَنفُ رَجُلٍ أَدْرَكَ أَبَوَيْهِ عِنْدَ الْكِبَرِ فَلَمْ يُدْخِلَاهُ الْجَنَّةَ، وَرَغِمَ أَنفُ رَجُلٍ دَخَلَ عَلَيْهِ رَمَضَانُ، ثُمَّ انْسَلَخَ قَبْلَ أَنْ يُغْفَرَ لَهٗ (۱۷)

"اس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس کے پاس میرا ذکر خیر ہوا اور اس نے مجھ پر درود شریف نہ پڑھا، اور اس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس نے اپنے والدین کو بڑھاپے کی حالت میں پایا، تو اس کے والدین نے اسے جنت میں داخل نہ کیا، اور اس کی ناک خاک آلود ہو جس پر رمضان کا مہینہ داخل ہوا اور اسکی مغفرت ہونے سے پہلے گزر گیا۔"

[۱۷]- مجھ سے حدیث بیان کی مقدمی نے، انہوں نے حدیث بیان کی یزید بن زریع سے، وہ فرماتے ہیں کہ عبدالرحمٰن بن اسحاق نے اپنی سند سے اسی کے مثل حدیث بیان فرمائی ہے۔ (۱۸)

[۱۸]- مجھ سے حدیث بیان کی ابو ثابت نے، وہ فرماتے ہیں مجھ سے حدیث بیان کی عبدالعزیز بن ابو حازم نے، انہوں نے روایت کی کثیر بن زید سے، انہوں نے ولید بن رباح سے اور انہوں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ منبر اقدس پر چڑھے تو کہا "آمین، آمین، آمین" تو حضور سے عرض کیا گیا: "آپ یہ کیا عمل فرما رہے تھے" تو حضور نے ارشاد فرمایا:

قَالَ جِبْرِيلُ: رَغِمَ أَنفُ عَبْدٍ دَخَلَ عَلَيْهِ رَمَضَانُ لَمْ يُغْفَرْ لَهٗ، فَقُلْتُ آمِيْنَ، ثُمَّ قَالَ: رَغِمَ أَنفُ عَبْدٍ أَدْرَكَ أَبَوَيْهِ أَوْ أَحَدَهُمَا لَمْ يُدْخِلَاهُ الْجَنَّةَ، فَقُلْتُ آمِيْنَ، ثُمَّ قَالَ: رَغِمَ أَنفُ عَبْدٍ ذُكِرْتَ عِنْدَهٗ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْكَ، فَقُلْتُ: آمِيْنَ (۱۹)

"جبریل نے کہا اس بندے کی ناک خاک آلود ہو جس نے رمضان کو پایا اور اس کی مغفرت نہ ہوئی، تو میں نے آمین کہا، پھر کہا اس بندے کی ناک خاک آلود ہو جس نے اپنے والدین یا ان میں سے کسی ایک کو پایا اور اس کے والدین اسے جنت میں داخل نہ کر سکے، تو میں نے کہا "آمین"۔ پھر کہا اس بندے کی ناک خاک آلود ہو جس کے پاس آپ کا ذکر جمیل

ہوا اور اس نے آپ پر درود نہ پڑھا، تو میں نے کہا: آمین۔"

[۱۹]- مجھ سے حدیث بیان کی محمد بن اسحاق نے، انہوں نے فرمایا، مجھ سے بیان کیا ابومریم کے بیٹے نے، وہ فرماتے ہیں مجھ سے حدیث بیان کی محمد بن ھلال نے، وہ فرماتے ہیں مجھ سے حدیث بیان کی سعد بن اسحاق بن کعب بن عجرہ نے، انھوں نے روایت کی اپنے والد سے اور انھوں کعب بن عجرہ سے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: منبر کے پاس حاضر ہو، تو ہم لوگ منبر کے پاس حاضر ہوئے، تو جب حضور پہلے زینے پر چڑھے تو کہا "آمین" پھر جب دوسرے زینے پر چڑھے تو کہا ''آمین'' پھر جب تیسرے زینے پر چڑھے تو کہا "آمین" پھر جب خطاب سے فارغ ہوئے منبر سے نیچے تشریف لائے، راوی بیان فرماتے ہیں کہ ہم نے حضور سے عرض کیا ''یا رسول اللہ! بے شک ہم نے آج آپ سے ایسی بات سنی ہے جو کبھی نہیں سنی تھی۔" حضور نے ارشاد فرمایا:

إِنَّ جِبْرِيْلَ عَرَضَ لِي فَقَالَ: بَعُدَ مَنْ أَدْرَكَ رَمَضَانَ فَلَمْ يُغْفَرْ لَه فَقُلْتُ اٰمِيْنْ، فَلَمَّا رَقِيْتُ الثَّانِيَةَ قَالَ: بَعُدَ مَنْ ذُكِرْتَ عِنْدَه فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْكَ قُلْتُ اٰمِيْنْ، فَلَمَّا رَقِيْتُ الثَّالِثَةَ قَالَ: بَعُدَ مَنْ أَدْرَكَ أَبَوَيْهِ الْكِبَرُ أَوْ أَحَدَهُمَا فَلَمْ يَدْخُلَاهُ الْجَنَّةَ فَقُلْتُ اٰمِيْنْ(۲۰)

"جبریل میرے حضور آئے ہوئے تھے تو انہوں نے کہا: ہلاکت ہو اس کے لیے جس نے رمضان کو پایا اور اس کی مغفرت نہ ہوئی تو میں نے آمین کہا، جب میں دوسرے زینے پر چڑھا تو جبریل نے کہا: ہلاکت ہو اس کے لیے جس کے پاس آپ کا ذکر جمیل ہوا اور اس نے آپ پر درود نہ پڑھا، تو میں نے آمین کہا اور جب تیسرے زینے پر چڑھا تو جبریل نے کہا: ہلاکت ہو اس کے لیے جس کے والدین یا ان میں سے کسی ایک کو بڑھاپے نے آلیا ہو اور والدین نے اسے جنت میں داخل نہ کیا تو میں نے آمین کہا۔"

[۲۰]- مجھ سے حدیث بیان کی جعفر بن ابراہیم بن محمد بن علی بن عبداللہ بن جعفر بن ابوطالب نے وہ روایت کرتے ہیں اپنے کسی اہل وطن سے جنہوں نے علی بن حسین

بن علی سے روایت کی کہ "ایک شخص روزانہ آکر حضور کے قبر انور کی زیارت کرتا اور حضور پر درود پڑھتا اور کچھ ایسا کام بھی کرتا جسے حضرت علی بن حسین اس کے لیے ناپسند کرتے تو حضرت علی بن حسین (امام زین العابدین) نے اس شخص سے فرمایا: اس کام کے اوپر تجھے کون سی چیز ابھارتی ہے؟" اس شخص نے جواب دیا کہ مجھے نبی اکرم ﷺ پر سلام بھیجنا محبوب و مرغوب ہے، تو حضرت علی بن حسین نے فرمایا: کیا تو پسند کرتا ہے کہ تجھ پر اپنے والد گرامی سے ایک حدیث کی روایت پیش کروں۔ اس نے کہا ضرور، تو حضرت علی بن حسین نے فرمایا مجھے خبر دی میرے والد (امامِ حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے، وہ روایت کرتے ہیں میرے دادا (حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ) سے، انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

لَا تَجْعَلُوْا قَبْرِیْ عِیْدًا، وَلَا تَجْعَلُوْا بُیُوْتَکُمْ قُبُوْرًا، وَصَلُّوْا عَلَیَّ وَسَلِّمُوْا حَیْثُمَا کُنْتُمْ، فَسَیَبْلُغُنِیْ سَلَامُکُمْ وَصَلَاتُکُمْ (۲۱)

"میری قبر کو عید (میلا) نہ بناؤ (جو کھیل کود اور شور وشغف کا دن ہوتا ہے) اور اپنے گھروں کو قبر نہ بناؤ اور مجھ پر درود وسلام بھیجو جہاں بھی رہو اس لیے کہ تمہارا درود وسلام مجھ تک پہنچے گا۔"

[۲۱]- مجھ سے حدیث بیان کی مسدد نے، وہ فرماتے ہیں مجھ سے حدیث بیان کی یحیٰی نے وہ روایت کرتے ہیں سفیان سے وہ فرماتے ہیں مجھ سے حدیث بیان کی عبداللہ بن سائب نے، انہوں نے روایت کی زاذان سے، یہ روایت کرتے ہیں عبداللہ بن مسعود سے، انھوں نے روایت کی نبی اکرم ﷺ سے کہ حضور نے ارشاد فرمایا:

إِنَّ لِلّٰهِ فِی الْأَرْضِ مَلَائِکَةً سَیَّاحِیْنَ یُبَلِّغُوْنَنِیْ مِنْ أُمَّتِیْ السَّلَامَ (۲۲)

"بے شک زمین میں گھومنے پھرنے والے اللہ کے ایسے فرشتے ہیں جو میری امت کا سلام مجھ تک پہنچاتے ہیں۔"

## درودوسلام کا حضور کی بارگاہ میں پیش کیا جانا:-

[۲۲]- مجھ سے حدیث بیان کی علی بن عبداللہ نے، وہ فرماتے ہیں مجھ سے حدیث

بیان کی حسین بن علی جعفی نے، وہ فرماتے ہیں مجھ سے حدیث بیان کی عبدالرحمٰن بن یزید بن جابر نے جن کو میں نے اشعث صنعانی سے روایت کرتے سنا، جنہوں نے روایت کی اوس بن اوس سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

إِنَّ مِنْ أَفْضَلِ أَيَّامِكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِيْهِ خُلِقَ آدَمُ، وَ فِيْهِ قُبِضَ، وَ فِيْهِ النَّفْخَةُ، وَفِيْهِ الصَّعْقَةِ، فَأَكْثِرُوْا عَلَيَّ مِنَ الصَّلَاةِ فَإِنَّ صَلَاتَكُمْ مَعْرُوْضَةٌ عَلَيَّ، قَالُوْا: يَارَسُوْلَ اللهِ كَيْفَ تُعْرَضُ عَلَيْكَ صَلَاتُنَا وَقَدْ أَرِمْتَ؟ يَقُوْلُوْنَ: قَدْ بَلَيْتَ، قَالَ: إِنَّ اللهَ حَرَّمَ عَلَى الْأَرْضِ أَنْ تَأْكُلَ أَجْسَادَ الْأَنْبِيَاءِ. (٢٣)

"بے شک تمہارے دنوں میں سب سے افضل دن جمعے کا دن ہے، اس دن آدم پیدا کیے گئے اور اسی دن ان کی روح قبض کی گئی، اسی دن سور پھونکا جائیگا اور اسی دن بجلی کی کڑک ہوگی، تو میرے اوپر خوب درود بھیجا کرو اس لیے کہ وہ مجھ پر پیش کیا جاتا ہے، صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ کے اوپر درود کیوں کر پیش کیا جائے گا جبکہ آپ کی ہڈیاں بوسیدہ ہوچکی ہوں گی؟ تو حضور نے فرمایا: إِنَّ اللهَ حَرَّمَ عَلَى الْأَرْضِ أَنْ تَأْكُلَ إِجْسَادَ الْأَنْبِيَاءِ. بے شک اللہ نے زمین پر یہ حرام کر رکھا ہے کہ وہ انبیا کے جسموں کو کھائے۔"

[۲۳]- مجھ سے حدیث بیان کی سلیمان بن حرب نے، یہ فرماتے ہیں مجھ سے حدیث بیان کی جریر بن حازم نے، یہ فرماتے ہیں میں نے حسن کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

لَا تَأْكُلُ الْأَرْضُ جَسَدَ مَنْ كَلَّمَه رُوْحُ الْقُدُسِ (٢٤)

"اس کے جسم کو زمین نہیں کھاسکتی جس سے روح القدس (جبریل علیہ السلام) نے کلام کیا ہو۔" (مراد انبیاے کرام ہیں)

[۲۴]- مجھ سے حدیث بیان کی ابراہیم بن حجاج نے، انہوں نے فرمایا مجھ سے بیان کیا وہیب نے یہ روایت کرتے ہیں ایوب سے انہوں نے فرمایا:

بَلَغَنِيْ وَاللهُ أَعْلَمُ أَنَّ مَلَكًا مُوَكَّلٌ بِكُلِّ مَنْ صَلَّى عَلَى النَّبِيِّ ﷺ حَتَّى

يُبَلِّغه النَّبِيَّ ﷺ (۲۵)

”مجھ تک یہ خبر پہنچی ہے، ہر وہ شخص جو نبی کریم ﷺ پر درود بھیجتا ہے اس کے پاس ایک فرشتہ متعین ہوتا ہے جو نبی کریم ﷺ تک درود پہنچاتا ہے، اور اللہ حقیقتِ حال سے زیادہ واقف ہے۔“

[۲۵]- مجھ سے حدیث بیان کی سلیمان بن حرب نے، وہ فرماتے ہیں مجھ سے بیان کیا حماد بن زید نے، وہ فرماتے ہیں مجھ سے بیان کیا غالب قطان نے، یہ روایت کرتے ہیں بکر بن عبداللہ مزنی سے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”حَيَاتِي خَيْرٌ لَّكُمْ تُحَدِّثُوْنَ وَ يُحَدَّثُ لَكُمْ، فَإِذَا أَنَا مِتُّ كَانَتْ وَفَاتِي خَيْرًا لَّكُمْ، تُعْرَضُ عَلَيَّ أَعْمَالُكُمْ ،فَإِنْ رَأَيْتُ خَيْرًا حَمِدْتُ اللهَ وَإِنْ رَأَيْتُ غَيْرَ ذٰلِكَ إِسْتَغْفَرْتُ اللهَ لَكُمْ“. (۲۶)

”میری زندگی تمہارے لیے باعث خیر و برکت ہے کہ تم میری حدیثیں لوگوں کو سناتے ہو اور لوگ تمہیں میری حدیثیں سناتے ہیں، تو جب میں وفات فرما جاؤں گا تو میری وفات بھی تمہارے لیے باعث خیر و برکت ہوگی، میرے حضور تمہارے اعمال لائے جائیں گے، جب میں تمہارا کوئی نیک کام دیکھوں گا تو (خوش ہو کر) اللہ کی حمد بجالاؤں گا اور اگر اس کے علاوہ (برے کام) دیکھوں گا تو تمہارے لیے اللہ سے مغفرت طلب کروں گا“

[۲۶]- مجھ سے حدیث بیان کی حجاج بن منہال نے وہ فرماتے ہیں، مجھ سے بیان کیا حماد بن سلمہ نے انہوں نے روایت کی ابو فضل کثیر سے، یہ روایت کرتے ہیں بکر بن عبداللہ سے، کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”حَيَاتِي خَيْرٌ لَّكُمْ وَ وَفَاتِي خَيْرٌ لَّكُمْ، تُحَدِّثُوْنَ فَيُحَدَّثُ لَكُمْ، فَإِذَا أَنَا مِتُّ عُرِضَتْ عَلَيَّ أَعْمَالُكُمْ، فَإِنْ رَأَيْتُ خَيْرًا حَمِدْتُ اللهَ وَ إِنْ رَأَيْتُ شَرًّا إِسْتَغْفَرْتُ اللهَ لَكُمْ (۲۷)“

”میری زندگی بھی تمہارے لیے باعث خیر و برکت ہے اور میری وفات بھی، تم دوسروں کو میری حدیثیں بیان کرتے ہو، تم پر بھی میری حدیثیں بیان کی جاتی ہیں، جب میں

وفات پا جاؤں گا تو میرے پاس تمہارے اعمال لائے جائیں گے، اگر میں اچھے کام دیکھوں گا (تو خوش ہو کر) خدا کی تعریف کروں گا اور برے کام دیکھوں گا تو تمہارے لیے اللہ سے استغفار کروں گا"

[۲۷]- مجھ سے حدیث بیان کی عبدالرحمٰن بن واقد عطار نے، وہ فرماتے ہیں مجھ سے ہشیم نے بیان کیا، وہ فرماتے ہیں مجھ سے حصین بن عبدالرحمٰن نے بیان کیا، انہوں نے یزید رقاشی سے روایت کی:

"إِنَّ مَلَكًا مُوَكَّلٌ يَوْمَ الْجُمُعَةِ مَنْ صَلَّىٰ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ يُبَلِّغُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: إِنَّ فُلَاناً مِنْ أُمَّتِكَ صَلَّىٰ عَلَيْكَ. (۲۸)"

"روز جمعہ ایک فرشتہ متعین ہوتا ہے جو نبی اکرم ﷺ پر درود بھیجتا ہے تو وہ فرشتہ اس کے درود کو نبی اکرم ﷺ تک پہنچاتا ہے، عرض کرتا ہے: یا رسول اللہ! آپ کی امت کے فلاں شخص نے آپ پر درود بھیجا ہے"

[۲۸]- مجھ سے حدیث بیان کی مسلم نے، یہ فرماتے ہیں مبارک نے مجھ سے بیان کیا انہوں نے حضرت حسن سے اور انہوں نے نبی کریم ﷺ سے روایت کی حضور نے فرمایا:

"أَكْثِرُوْا عَلَيَّ الصَّلَاةَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ (۲۹)"

"روزِ جمعہ مجھ پر خوب درود بھیجو"

[۲۹]- مجھ سے حدیث بیان کی سلم بن سلیمان ضبی نے، وہ فرماتے ہیں مجھ سے ابو حرہ نے بیان کیا، انہوں نے حسن سے روایت کی، فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"أَكْثِرُوْا عَلَيَّ الصَّلَاةَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَإِنَّهَا تُعْرَضُ عَلَيَّ. (۳۰)"

"روز جمعہ مجھ پر درود بھیجنے میں کثرت کرو اس لیے کہ وہ مجھ پر پیش کیا جاتا ہے"

## گھروں میں درود پڑھنے کا حکم:-

[۳۰]- مجھ سے حدیث بیان کی ابراہیم بن حمزہ نے، یہ فرماتے ہیں مجھ سے بیان کیا عبدالعزیز بن محمد نے، انہوں نے سہیل سے روایت کی، یہ فرماتے ہیں میں نبی کریم علیہ

الصلاۃ والتسلیم کو سلام عرض کرنے کے لیے حاضر ہوا، اور حسن بن حسین نبی اکرم ﷺ کے پاس ایک گھر میں رات کا کھانا تناول فرمارہے تھے، انہوں نے مجھے بلایا تو میں حاضر ہوا، تو انہوں نے فرمایا: آؤ کھانا کھاؤ، تو میں نے کہا کہ خواہش نہیں ہے، پھر انہوں نے فرمایا: کیا بات ہے کھڑے ہو؟ میں نے عرض کیا: ہاں، نبی ﷺ کو سلام عرض کرنے کے لیے ٹھہر گیا ہوں، انہوں نے فرمایا: جب مسجد نبوی میں حاضر ہو تو آپ پر سلام عرض کر دینا، پھر کچھ توقف کر کے فرمایا، بے شک رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"صَلُّوْا فِیْ بُیُوْتِکُمْ وَلَا تَجْعَلُوْا بُیُوْتَکُمْ مَقَابِرَ، لَعَنَ اللّٰهُ یَهُوْدَ، اِتَّخَذُوْا قُبُوْرَ اَنْبِیَائِهِمْ مَسَاجِدَ، وَ صَلُّوْا عَلَیَّ فَاِنَّ صَلَاتَکُمْ تَبْلُغُنِیْ حَیْثُمَا کُنْتُمْ (۳۱)"

"اپنے گھروں میں نماز پڑھو، اور اپنے گھروں کو قبرستان نہ بنالو، اللہ نے قوم یہود پر لعنت کی اس لیے کہ انہوں نے اپنے نبیوں کے قبروں کو سجدہ گاہ بنالیا، اور مجھ پر درود پڑھو، اس لیے کہ تم جہاں بھی رہو تمہارا درود مجھ تک پہنچتا ہے"

## نبی ﷺ پر درود پڑھنے میں بخالت کرنے والے کا بیان:-

[۳۱]- مجھ سے حدیث بیان کی اسماعیل بن ابواویس نے، فرماتے ہیں کہ مجھ سے میرے بھائی نے بیان کیا، انہوں نے سلیمان بن بلال سے روایت کی، انہوں عمرو بن ابوعمرو سے، انہوں علی بن حسین سے اور انہوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"اِنَّ الْبَخِیْلَ لَمَنْ ذُکِرْتُ عِنْدَهٗ فَلَمْ یُصَلِّ عَلَیَّ. (۳۲)"

"بیشک بخیل تو وہ ہے جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اس نے مجھ پر درود نہ پڑھا۔"

[۳۲]- مجھ سے حدیث بیان کی یحییٰ بن عبدالحمید نے، یہ فرماتے ہیں کہ مجھ سے بیان کیا سلیمان بن ہلال نے انہوں نے عمارہ بن غزیہ سے روایت کی، انہوں نے عبداللہ بن علی بن حسین سے، انہوں نے اپنے والد علی بن حسین اور انہوں نے ان (عبداللہ) کے دادا حسین سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"إِنَّ الْبَخِيْلَ مَنْ ذُكِرْتُ عِنْدَهٗ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ. (۳۳)"

"بیشک وہ بخیل ہے جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اس نے مجھ پر درود نہ پڑھا۔"

"مؤلف قاضی اسماعیل بن اسحاق نے فرمایا: یحییٰ حمانی اور ابوبکر بن ابو اویس اس حدیث کی سند میں مختلف ہیں، ابوبکر نے عن سلیمان عن عمرو بن ابو عمرو نے اس حدیث کی روایت کی ہے۔ جبکہ حمانی نے اس کی روایت عن سلیمان بن بلال بن عمارۃ بن غزیہ کی ہے۔ اور عمارہ بن غزیہ والی سند سے یہ حدیث زیادہ مشہور ہے، اور سلیمان بن بلال اور عمرو بن حارث کے بعد پانچ راویوں نے اس حدیث کی روایت عمارہ بن غزیہ سے کی ہے"۔

[۳۳] - تو یہی مذکورہ حدیث مجھ سے احمد بن عیسی نے بیان کی، یہ فرماتے ہیں مجھ سے عبداللہ بن وہب نے بیان کیا، یہ فرماتے ہیں کہ مجھے عمرو بن حارث بن یعقوب نے خبر دی انہوں نے عمارہ بن غزیہ سے روایت کی کہ عبداللہ بن علی بن حسین نے ان سے (ابن غزیہ) سے یہ حدیث بیان کی، انہوں نے اپنے والد علی بن حسین سے یہ حدیث سنی کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"إِنَّ الْبَخِيْلَ لَمَنْ ذُكِرْتُ عِنْدَهٗ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ. (۳۴)"

"بے شک بخیل تو وہ ہے جس کے پاس میرا ذکر ہوا تو اس نے مجھ پر درود نہ پڑھا۔"

مؤلف فرماتے ہیں: اسی طرح عمرو بن حارث نے اس حدیث کی روایت کی ہے، ارسال کر کے اس حدیث کی روایت عبداللہ بن حسین سے کر دی ہے اور انہوں نے نبی ﷺ سے۔

[۳۴] - مؤلف قاضی اسماعیل بن اسحاق نے فرمایا: اور مجھ سے یہی حدیث ابراہیم بن حمزہ نے بیان کی، یہ فرماتے ہیں مجھ سے بیان کیا عبدالعزیز بن محمد دراوردی نے، انہوں نے عمارہ بن غزیہ سے روایت کی اور یہ عبداللہ بن حسین سے کہ حضرت علی بن ابو طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:

"إِنَّ الْبَخِيْلَ مَنْ ذُكِرْتُ عِنْدَهٗ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ (۳۵)"

"بیشک بخیل وہ ہے کہ جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اس نے مجھ پر درود نہ پڑھا۔"

اسی طرح دراوردی نے اس حدیث کی ارسالاً عن عبداللہ بن علی بن حسین عن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کی ہے۔

[۳۵]- اور اس حدیث کی روایت اسحاق بن محمد فروی نے کی ہے، فرماتے ہیں: مجھ سے اسماعیل بن جعفر نے بیان کیا انہوں نے عمارہ بن غزیہ سے روایت کی انہوں نے عبداللہ بن علی بن حسین سے سنا انہوں نے اپنے والد علی بن حسین سے روایت کی اور انہوں نے ان کے دادا حسین بن علی بن ابو طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"إِنَّ الْبَخِيلَ مَنْ ذُكِرْتُ عِنْدَهُ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ. (۳۶)"

"بے شک بخیل وہ ہے جس کے پاس میرا تذکرہ ہوا اور اس نے درود نہ پڑھا۔"

[۳۶]- "اس حدیث کو مجھ سے علی بن عبداللہ بن جعفر بن نجیح نے بیان کی، فرماتے ہیں میرے والد نے فرمایا مجھ سے عمارہ بن غزیہ نے بیان فرمایا انہوں نے عبداللہ بن علی بن حسین کو عن ابیہ (علی بن حسین) عن جدہ (حسین بن علی) عن رسول اللہ ﷺ مذکورہ حدیث بیان فرماتے سنا (۳۷)"۔

مؤلف قاضی اسماعیل بن اسحاق فرماتے ہیں: عبداللہ بن جعفر کی اسناد متصل ہے جیسا کہ مجھ سے اسحاق بن محمد فروی نے اسماعیل بن جعفر کی روایت سے بیان کیا اور یحییٰ حمانی نے سلیمان بن بلال کی روایت سے بیان کیا۔

[۳۷]- مجھ سے حدیث بیان کی حجاج بن منہال نے، فرماتے ہیں مجھ سے بیان کیا حماد بن سلمہ نے یہ معبد بن ہلال عنزی سے روایت کرتے ہیں، یہ فرماتے ہیں مجھ سے دمشق کے ایک باشندے نے بیان کیا جنہوں نے عوف بن مالک سے اور انہوں نے ابوذر سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"إِنَّ أَبْخَلَ النَّاسِ مَنْ ذُكِرْتُ عِنْدَهُ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ (۳۸)"

"بیشک لوگوں میں سب سے بڑا بخیل وہ ہے جس کے پاس میرا تذکرہ ہوا اور اس نے

مجھ پر درود نہ پڑھا۔"

[۳۸]- مجھ سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی کہ مجھ سے جریر بن حازم نے بیان کیا، یہ فرماتے ہیں میں نے حسن کو فرماتے ہوئے سنا، کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"بِحَسْبِ امْرِئٍ مِنَ الْبُخْلِ اَنْ اُذْکَرَ عِنْدَهٗ فَلَا یُصَلِّیْ عَلَیَّ. (۳۹)"

"انسان کو بخیل ہونے کے لیے یہ کافی ہے کہ اس کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر درود نہ پڑھے۔"

[۳۹]- مجھ سے سلم بن سلیمان ضبی نے حدیث بیان کی، فرماتے ہیں کہ مجھ سے ابو حرہ نے حسن کی روایت سے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"کَفٰی بِهٖ شُحًّا اَنْ یَّذْکُرَنِیْ قَوْمٌ فَلَا یُصَلُّوْنَ عَلَیَّ. (۴۰)"

"بخیل ہونے کے لیے اتنا کافی ہے کہ لوگ میرا ذکر کریں اور مجھ پر درود نہ پڑھیں۔"

[۴۰]- مجھ سے حدیث بیان کی عارم نے، یہ فرماتے ہیں مجھ سے جریر بن حازم نے حسن رضی اللہ عنہ کی روایت سے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"اَکْثِرُوْا عَلَیَّ مِنَ الصَّلَاةِ یَوْمَ الْجُمُعَةِ. (۴۱)"

"روز جمعہ مجھ پر کثرت سے درود پڑھو۔"

## حضور پر درود بھیجنا راہ جنت ہے:-

[۴۱]- مجھ سے حدیث بیان کی اسماعیل بن ابو اویس نے، فرماتے ہیں مجھ سے بیان کیا سلیمان بن بلال نے، یہ روایت کرتے ہیں جعفر سے، یہ روایت کرتے ہیں اپنے والد سے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"مَنْ یَّنْسَ الصَّلَاةَ عَلَیَّ خَطِیَ اَبْوَابَ الْجَنَّةِ. (۴۲)"

"جو شخص مجھ پر درود پڑھنا بھول گیا، وہ جنت کے دروازوں کو بھی بھول جائے گا۔"

[۴۲]- مجھ سے حدیث بیان کی علی بن عبداللہ نے بیان کرتے ہیں مجھ سے حدیث بیان کی سفیان نے انہوں نے کہا: عمرو نے محمد بن علی بن حسین کی روایت سے فرمایا

کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"مَنْ نَسِيَ الصَّلَاةَ عَلَيَّ خَطِئَ طَرِيقَ الْجَنَّةِ.(۴۳)"

"جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اس نے مجھ پر درود نہ پڑھا وہ جنت کے دروازوں پر بھٹکے گا۔"

سفیان فرماتے ہیں: سند میں عمرو کے بعد ایک شخص نے کہا، میں نے محمد بن علی کو فرماتے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"مَنْ ذُكِرْتُ عِنْدَهُ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ خَطِئَ أَبْوَابَ الْجَنَّةِ."

"جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اس نے مجھ پر درود نہ بھیجا تو وہ جنت کے دروازے بھولے گا۔"

پھر سفیان نے اس شخص کا نام ظاہر فرمایا وہ بسام صراف ہیں۔

[۴۳]- مجھ سے حدیث بیان کی سلیمان بن حرب اور عارم نے کہ ہم نے حماد بن زید نے بیان کیا یہ عمرو سے روایت کرتے ہیں اور انہوں نے محمد بن علی سے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"مَنْ نَسِيَ الصَّلَاةَ عَلَيَّ خَطِئَ أَبْوَابَ الْجَنَّةِ.(۴۴)"

"جو شخص مجھ پر درود پڑھنا بھولے گا وہ جنت کے دروازوں تک پہنچنے میں خطا کرے گا۔"

[۴۴]- مجھ سے ابراھیم بن حجاج نے حدیث بیان کی، یہ فرماتے ہیں مجھ سے وہیب نے بیان کیا انہوں نے جعفر بن محمد سے روایت کی اور انہوں نے اپنے والد سے کہ نبی کریم علیہ الصلاۃ والتسلیم نے ارشاد فرمایا:

"مَنْ ذُكِرْتُ عِنْدَهُ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ خَطِئَ أَبْوَابَ الْجَنَّةِ.(۴۵)"

"جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اس نے مجھ پر درود نہ بھیجا تو وہ جنت کے دروازے بھولے گا۔"

## دیگر نبیوں اور رسولوں پر درود پڑھنا:-

[۴۵]- مجھ سے محمد بن ابوبکر مقدمی نے حدیث بیان کیا، فرماتے ہیں مجھ سے عمرو بن ہارون نے بیان کیا، انہوں نے موسیٰ بن عبیدہ سے روایت کی انہوں نے محمد بن ثابت

سے اور یہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم علیہ الصلاۃ والتسلیم نے ارشاد فرمایا:

"صَلُّوْا عَلٰی اَنْبِیَاءِ اللّٰهِ وَرُسُلِهٖ فَاِنَّ اللّٰهَ بَعَثَهُمْ کَمَا بَعَثَنِیْ. (۴۶)"

"اللہ کے دیگر نبیوں اور رسولوں پر بھی درود پڑھا کرو اس لیے کہ اللہ نے جس طرح مجھے رسول بنا کر بھیجا اسی طرح انہیں بھی مبعوث فرمایا"

## رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے وسیلہ طلب کرنا:-

[۴۶]- مجھ سے حدیث بیان کی سلیمان بن حرب نے، فرماتے ہیں: ہم سے سعید بن زید نے بیان کیا، یہ روایت کرتے ہیں لیث سے انہوں نے کعب سے اور یہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"صَلُّوْا عَلَیَّ فَاِنَّ صَلَاتَکُمْ عَلَیَّ زَکَاةٌ لَّکُمْ، قَالَ: وَسَلُوْا اللّٰهَ لِیَ الْوَسِیْلَةَ"

"مجھ پر درود بھیجو، کیوں کہ مجھ پر درود بھیجنا تمہارے باطن کو پاک کرنے والا ہے۔"

اور مزید فرمایا:

"اور میرے لیے اللہ سے مقام "وسیلہ" کے لیے دعا کرو۔"

حدیث کے راوی بیان فرماتے ہیں کہ لفظ "وسیلہ" کی وضاحت یا تو حضور نے خود ہی فرمائی یا ہم میں سے کسی نے دریافت کیا، پس حضور نے فرمایا:

"اَلْوَسِیْلَةُ اَعْلٰی دَرَجَةٍ فِی الْجَنَّةِ، لَا یَنَالُهَا اِلَّا رَجُلٌ وَاَرْجُوْ اَنْ اَکُوْنَ اَنَا ذٰلِكَ الرَّجُلَ. (۴۷)"

"وسیلہ جنت میں سب سے بلند مقام ہے، جو ایک ہی مرد کو حاصل ہوگا اور مجھے امید ہے کہ وہ میں ہی ہوں۔"

[۴۷]- مجھ سے محمد بن ابو بکر نے بیان کیا، یہ فرماتے ہیں مجھ سے معتمر نے، یہ لیث سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کعب سے اور یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ آپ فرماتے ہیں:

"صَلُّوْا عَلَیَّ فَاِنَّ صَلَاتَکُمْ عَلَیَّ زَکَاةٌ لَّکُمْ، وَسَلُوْا اللّٰهَ لِیَ الْوَسِیْلَةَ."

"مجھ پر درود بھیجو اس لیے کہ تمہارا مجھ پر درود بھیجنا تمہارے لیے باعث پاکیزگی ہے، اور میرے لیے خدا سے مقام وسیلہ کی دعا کرو۔"

راوی حدیث حضرت کعب کا بیان ہے کہ، یا تو لوگوں نے حضور سے لفظ وسیلہ کے تعلق سے دریافت کیا یا حضور نے خود ہی اس کی وضاحت فرمائی، تو فرمایا:

"إِنَّهَا اَعْلَىٰ دَرَجَةٍ فِي الْجَنَّةِ، لَا يَنَالُهَا إِلَّا رَجُلٌ وَاحِدٌ، وَاَرْجُوْ اَنْ اَكُوْنَ اَنَا هُوَ. (۴۸)"

"وہ جنت کا انتہائی درجہ ہے، جسے ایک ہی شخص پائے گا اور مجھے امید ہے کہ وہ میں ہی ہوں۔"

[۴۸]- مجھ سے محمد بن ابوبکر نے حدیث بیان کی، فرماتے ہیں مجھ سے بیان کیا ضحاک بن مخلد نے، یہ فرماتے ہیں، مجھ سے بیان کیا موسیٰ بن عبیدہ نے، انہوں نے فرمایا: مجھے محمد بن عمرو بن عطا نے خبر دی جنہوں نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"سَلُوْا اللهَ لِيَ الْوَسِيْلَةَ، لَا يَسْئَلُهَا لِيْ مُسْلِمٌ اَوْ مُؤْمِنٌ إِلَّا كُنْتُ لَهٗ شَفِيْعاً اَوْ شَهِيْداً. (۴۹)"

"میرے لیے اللہ سے مقام وسیلہ کی دعا کرو، جو مسلم یا مومن بھی اس کی دعا کرے گا اس کے لیے میں شفاعت کروں گا/اس کے حق میں میں گواہی دوں گا۔"

[۴۹]- مجھ سے اسحاق بن محمد فروی نے حدیث بیان کی، فرماتے ہیں: مجھ سے اسماعیل بن جعفر نے بیان کیا، انہوں نے عمارہ بن غزیہ سے اور انہوں نے موسیٰ بن وردان سے روایت کی کہ میں نے ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"إِنَّ الْوَسِيْلَةَ دَرَجَةٌ عِنْدَ اللهِ لَيْسَ فَوْقَهَا دَرَجَةٌ، فَسَلُوْا اللهَ اَنْ يُؤْتِيَنِيَ الْوَسِيْلَةَ عَلَىٰ خَلْقِهٖ. (۵۰)"

"بے شک وسیلہ اللہ کے نزدیک ایک ایسا مقام ہے جس کے اوپر کوئی مقام نہیں، تو

خدا سے دعا کرو کہ وہ اپنے بندوں کی خاطر مجھے مقام وسیلہ عطا فرمائے"

[۵۰]- مجھ سے حدیث بیان کی محمد بن ابوبکر نے، فرماتے ہیں مجھ سے عمر بن علی نے بیان کیا انہوں نے ابوبکر جشمی سے روایت کی، انہوں نے صفوان بن سلیم سے اور یہ عبداللہ بن عمرو سے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ اَوْ سَئَلَ لِيَ الْوَسِيْلَةَ حَقَّتْ عَلَيْهِ شَفَاعَتِيْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.(۵۱)"

"جس نے مجھ پر درود پڑھا یا میرے لیے مقام وسیلہ طلب کیا روز قیامت اس کے لیے میری شفاعت واجب ہوگئی۔"

[۵۱]- مجھ سے حدیث بیان کی محمد نے، فرماتے ہیں مجھ سے بیان کیا عبداللہ بن جعفر نے کہ مجھ کو عبدالرحمٰن بن محمد بن عبدالقاری نے خبر دی، انہوں نے عون بن عبداللہ سے روایت کی کہ نبی کریم علیہ الصلاۃ والتسلیم نے ارشاد فرمایا:

"إِنَّ فِي الْجَنَّةِ مَجْلِساً لَمْ يُعْطَهُ اَحَدٌ قَبْلِيْ، وَ اَنَا اَرْجُوْ اَنْ اُعْطَاهُ، فَسَلُوْا اللهَ لِيَ الْوَسِيْلَةَ.(۵۲)"

"بلاشبہ جنت میں ایک ایسا مقام ہے جو مجھ سے قبل کسی کو عطا نہیں ہوا، امید ہے کہ مجھے ہی عطا کیا جائے گا، تو اللہ سے میرے لیے اس مقام کی دعا کرو جس کا نام وسیلہ ہے۔"

[۵۲]- مجھ سے علی عبداللہ نے حدیث بیان کی فرماتے ہیں: مجھ سے سفیان نے بیان کیا، یہ فرماتے ہیں مجھ سے معمر نے، انہوں نے طاوس سے روایت کی اور انہوں نے اپنے والد سے جو فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا:

"اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ شَفَاعَةَ مُحَمَّدِ نِ الْكُبْرٰى، وَ اَرْفَعْ دَرَجَتَهُ الْعُلْيَا، وَ اعْطِهِ سُؤْلَهُ فِي الْاٰخِرَةِ وَ الْاُوْلٰى، كَمَا اٰتَيْتَ اِبْرَاهِيْمَ وَ مُوْسٰى.(۵۳)"

"اے اللہ! محمد رسول اللہ ﷺ کی شفاعت کبریٰ کو قبول فرما، ان کے بلند مقام کو مزید بلندی بخش، اور ان کی دنیا و آخرت کی آرزوؤں کو پوری فرما جیسا کہ تو نے ابراہیم و موسیٰ علیٰ

نبینا وعلیہما السلام کے ساتھ معاملہ فرمایا۔"

[۵۳]- مجھ سے یحییٰ نے حدیث بیان کی فرماتے ہیں مجھ سے زید بن حباب نے بیان فرمایا، یہ فرماتے ہیں مجھے خبر دی ابن لہیعہ نے، انہوں نے بیان فرمایا مجھ سے بکر بن سوادہ معافری نے بیان فرمایا، انہوں نے زیاد بن نعیم حضرمی سے روایت کی اور انہوں نے ابن شریح سے، یہ فرماتے ہیں مجھ سے رویفع انصاری نے بیان فرمایا کہ میں نے نبی ﷺ کو فرماتے سنا :

"مَنْ قَالَ: اَللّٰھُمَّ صَلِّ علیٰ مُحَمَّدٍ، وَاَنْزِلْہُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ مِنْكَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ، وَجَبَتْ لَهُ الشَّفَاعَةُ.(۵۴)"

"جس نے کہا: اے خدا! محمد ﷺ پر رحمت نازل فرما، اور ان کو ایسا ٹھکانا عطا فرما جو روز قیامت تجھ سے قریب ہو، تو اس شخص کے لیے (میری) شفاعت واجب ہوگی۔"

## جنت میں نبی کا مقام :-

[۵۴]- مجھ سے محمد بن کثیر نے حدیث بیان کی، فرماتے ہیں، مجھ سے سفیان بن سعید نے بیان کیا انہوں نے صالح سے روایت کی جو تو اُمہ کے آزاد کردہ ہیں، انہوں بے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"مَاجَلَسَ قَوْمٌ مَجْلِساً لَمْ یَذْکُرُوْا اللهَ، وَلَمْ یُصَلُّوْا عَلٰی نَبِیِّھِمْ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا کَانَ مَجْلِسُھُمْ عَلَیْھِمْ تِرَةً یَوْمَ الْقِیَامَةِ، إِنْ شَاءَ عَفَا عَنْھُمْ، وَإِنْ شَاءَ أَخَذَھُمْ.(۵۵)"

"جو لوگ بھی ایسی مجلس میں بیٹھتے ہیں جہاں نہ خدا کا ذکر کریں اور نہ اپنے نبی ﷺ پر درود بھیجیں تو ضرور ان کی وہ مجلس روز قیامت ان کے لیے باعث آزار ہوگی، اور ان کا معاملہ اللہ کے ذمے ہوگا چاہے تو معاف فرمائے اور چاہے مواخذہ فرمائے۔"

[۵۵]- مجھ سے عاصم بن علی، حفص بن عمر اور سلیمان بن حرب علیہم الرحمۃ والرضوان نے حدیث بیان کی، یہ حضرات فرماتے ہیں ہم سے امام شعبہ نے بیان کیا، انہوں نے سلیمان

سے روایت کی انہون نے ذکوان سے اور انہون نے ابو سعید خدری سے، فرماتے ہیں:

"مَا مِنْ قَوْمٍ يَقْعُدُوْنَ ثُمَّ يَقُوْمُوْنَ وَلَا يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا كَانَ عَلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَسْرَةٌ وَإِنْ دَخَلُوْا الْجَنَّةَ لِلثَّوَابِ. (۵۶)"

"جو لوگ بھی کسی مجلس میں بیٹھتے ہیں اور پھر نبی ﷺ پر درود شریف پڑھے بغیر اٹھ جاتے ہیں تو ضرور روز قیامت وہ مجلس ان کے لیے باعث افسوس ہوگی، (اگرچہ) دیگر نیک کاموں کے بدلے وہ جنت میں ہی کیوں نہ چلے جائیں۔" (پھر بھی انہیں ان اوقات کے بے مصرف ضائع ہونے کا افسوس ہوگا)

و هذا لفظ الحوضی

## حضور پر درود بھیجنے کا طریقہ:-

[۵۶]- مجھ سے سلیمان نے حدیث بیان کی، فرماتے ہیں: مجھ سے شعبہ نے بیان کیا، انہوں نے حکم سے روایت کی، انہوں نے ابن ابی لیلیٰ سے اور انہوں نے کعب بن عجرہ سے، کہ کعب بن عجرہ نے مجھ (ابو لیلیٰ کے بیٹے) سے فرمایا: کیا میں تمہیں ایک تحفہ پیش نہ کروں؟ بیشک رسول اللہ ﷺ ہماری طرف نکلے، تو ہم نے حضور سے عرض کیا: یارسول اللہ! ہم آپ پر سلام پڑھنے کی کیفیت جان چکے لیکن ہم آپ پر درود کیسے بھیجیں؟ تو حضور نے ارشاد فرمایا:

"قُوْلُوْا: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اٰلِ إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ. (۵۷)"

"تم اس طرح کہو: اے خدا! رحمت نازل فرما محمد رسول اللہ پر اور ان کی آل پر، جس طرح تو نے حضرت ابراہیم کی آل پر رحمتیں نازل فرمائیں بے شک تو سراہا ہوا بزرگی والا ہے۔"

[۵۷]- مجھ سے حدیث بیان کی مسدد نے، فرماتے ہیں: مجھ سے ہشیم نے بیان کیا، انہون نے یزید بن ابو زیاد سے روایت کی، انہوں نے عبد الرحمٰن بن ابو لیلی سے روایت کی اور انہوں نے کعب بن عجرہ سے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی:

"إِنَّ اللهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰٓأَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا

تَسْلِيْمًا۔" (احزاب:۵۶)

"بیشک اللہ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں اس غیب بتانے والے (نبی) پر، اے ایمان والو! ان پر درود اور خوب سلام بھیجو۔" (کنز الایمان)

ہم نے عرض کیا یارسول اللہ ہمیں آپ پر سلام بھیجنے کا طریقہ معلوم ہو گیا تو درود بھیجنے کا کیا طریقہ ہے؟ حضور نے ارشاد فرمایا:

"قُوْلُوْا: اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ، کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَ اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ، وَ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ وَ صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَ اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔ (۵۸)"

"تم اس طرح کہو: اے اللہ: رحمتیں نازل فرما محمد ﷺ پر اور ان کی آل پر جس طرح تو نے رحمتیں نازل کیں حضرت ابراہیم اور ان کی آل پر بے شک تو سراہا ہوا بزرگی والا ہے، اور برکتیں نازل فرما محمد ﷺ پر اور ان کی آل پر جس طرح تو نے برکتیں اور رحمتیں نازل کیں حضرت ابراھیم اور آل ابراھیم پر بیشک تو سراہا ہوا بزرگی والا ہے"۔

راوی کا بیان ہے کہ حضرت ابن ابی لیلیٰ فرمایا کرتے "وَعَلَیْنَا مَعَھُمْ" "یا اللہ! اپنی رحمتِ خاص میں ان کے ساتھ ہمیں بھی شامل کر لے۔"

[۵۸]- مجھ سے حدیث بیان کی مسدد نے، فرماتے ہیں: مجھ سے ابوالاحوص نے بیان کیا، انہوں نے فرمایا: مجھ سے یزید بن ابوزیاد نے بیان کیا، انہوں نے عبدالرحمٰن بن ابو لیلیٰ سے روایت کی اور انہوں نے کعب بن عجرہ سے روایت کی کہ میں حضور سے عرض گزار ہوا، یارسول اللہ! ہم نے آپ پر سلام بھیجنے کا طریقہ جان لیا، پھر آپ پر درود کیوں کر بھیجیں؟ حضور نے ارشاد فرمایا:

"تَقُوْلُوْنَ: اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ، وَ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ، کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَ اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔ (۵۹)"

"تم اس طرح کہا کرو: اے اللہ تو محمد ﷺ پر رحمت نازل فرما اور ان کی آل پر، جس طرح

تو نے رحمت نازل فرمائی حضرت ابراہیم اور ان کی آل پر، بے شک تو سراہا ہوا بزرگی والا ہے''۔

حضرت کعب فرماتے ہیں: اور ہم کہتے ہیں: ''اور اے رب ہم پر بھی رحمتیں نازل فرما۔''

[۵۹]- احمد بن عبداللہ بن یونس نے مجھ سے حدیث بیان کی، فرماتے ہیں مجھ سے بیان کیا زہیر نے یہ فرماتے ہیں: مجھ سے محمد بن اسحاق نے بیان کیا، انہوں نے فرمایا محمد بن ابراہیم بن حارث نے بروایت محمد بن عبداللہ بن یزید از عقبہ بن عمرو بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک صحابی حاضر ہوئے اور پاس ہی بیٹھ گئے اور عرض گزار ہوئے: یا رسول اللہ! آپ پر سلام بھیجنے کا طریقہ تو ہمیں معلوم ہو چکا، ہاں درود کے متعلق بتائیں کہ ہم آپ پر کیوں کر بھیجیں؟

بیان راوی ہے کہ رسول اللہ ﷺ سوال سن کر خاموش رہے یہاں تک کہ ہم نے خواہش ظاہر کی کہ کاش سائل نے حضور سے سوال نہ کیا ہوتا (ناگواری کے خوف سے) بعد توقف حضور نے ارشاد فرمایا:

''إِذَا صَلَّيْتُمْ عَلَيَّ فَقُوْلُوْا: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِ نِ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ، وَ عَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ وَ عَلٰى آلِ إِبْرَاهِيْمَ، وَ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدِ نِ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَ عَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ وَ عَلٰى آلِ إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ. (۶۰)''

''جب مجھ پر درود بھیجنا ہو تو اس طرح کہو: اے خدا! رحمت نازل فرما بے پڑھے، غیب بتانے والے محمد ﷺ اور ان کی آل پر جس طرح تو نے ابراہیم اور آل ابراہیم پر رحمتوں کا نزول کیا۔ اور اے مولا! تو برکتوں کا نزول فرما بے پڑھے غیب بتانے والے محمد ﷺ اور ان کی آل پر جس طرح تو نے ابراہیم پر برکتیں نازل کیں بے شک تو سراہا ہوا بزرگی والا ہے۔''

[۶۰]- مجھ سے حدیث بیان کی سلیمان بن حرب نے، فرماتے ہیں مجھ سے بیان کیا حماد بن سلمہ نے یہ فرماتے ہیں: مجھ سے بیان کیا سعید جریری نے انہوں نے زید بن عبداللہ سے روایت کی کہ صحابۂ کرام یہ کہنا پسند فرماتے تھے:

''اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِ نِ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ. (۶۱)''

"اے اللہ! رحمتیں نازل فرما بے پڑھے غیب کی خبر دینے والے محمد علیہ السلام پر۔"

[۶۱]- مجھ سے حدیث بیان کی عاصم بن علی نے، یہ فرماتے ہیں مجھ سے بیان کیا مسعودی نے، انہوں نے عون بن عبداللہ سے روایت کی، انھوں ابو فاختہ سے روایت کی، یہ اسود سے روایت کرتے ہیں اور یہ عبداللہ سے، فرماتے ہیں: جب تم نبی ﷺ پر درود بھیجو تو عمدہ طریقہ سے بھیجو، تمہیں نہیں معلوم کہ وہ درود حضور کی بارگاہ میں پیش کیا جاتا ہے، تو لوگوں نے عرض کیا حضور تو آپ ہی ہمیں سکھادیں، تو حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا یوں کہو:

"اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ صَلَاتَكَ وَ رَحْمَتَكَ وَ بَرَكَاتِكَ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ، وَ إِمَامِ الْمُتَّقِيْنَ، وَ خَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ، إِمَامِ الْخَيْرِ وَقَائِدِ الْخَيْرِ، وَ رَسُوْلِ الرَّحْمَةِ، اَللّٰهُمَّ ابْعَثْهُ مَقَاماً مَحْمُوْداً يَغْبِطُهُ بِهِ الْاَوَّلُوْنَ وَالْاٰخِرُوْنَ، اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ وَ عَلٰى اٰلِ إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ، اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ وَاٰلِ إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ. (۶۲)"

"اے خدا! تو اپنا درود، رحمت اور برکتیں نازل فرما رسولوں کے سردار متقیوں کے امام، نبیوں کے خاتم محمد ﷺ پر جو تیرے بندے اور رسول ہیں، وہ خیر کے امام، بھلائی کے پیشوائی کرنے والے اور رسولِ رحمت ہیں۔ اے اللہ! تو انہیں مقام محمود عطا فرما جس کے سبب اگلے اور پچھلے ان پر رشک کریں، اے اللہ! رحمتوں کا نزول فرما محمد ﷺ اور ان کی آل پر جس طرح تو نے رحمتوں کا نزول فرمایا حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کی آل پر۔ لاریب تو سراہا ہوا بزرگی والا ہے، اے اللہ! برکتوں کا نزول فرما محمد ﷺ اور ان کی آل پر جس طرح تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کی آل پر برکتیں نازل کیں۔ لاریب تو سراہا ہوا بزرگی والا ہے"۔

[۶۲]- مجھ سے حدیث بیان کی یحییٰ حمانی نے، فرماتے ہیں مجھ سے ہشیم نے بیان کیا، انہوں نے فرمایا کہ مجھ سے ابو بلج نے بیان کیا، یہ فرماتے ہیں: مجھ سے بنو ہاشم کے آزاد

کردہ یونس نے بیان کیا کہ میں نے عبداللہ بن عَمرو یا عبداللہ بن عُمر (شک راوی) سے عرض کیا ''نبی پر درود کیسے پڑھی جائے؟'' تو ارشاد فرمایا اس طرح:

"اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ صَلَوَاتِكَ وَ بَرَكَاتِكَ وَ رَحْمَتَكَ عَلٰى سَيِّدِ الْمُسْلِمِيْنَ وَ إِمَامِ الْمُتَّقِيْنَ، وَ خَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَ رَسُوْلِكَ، إِمَامِ الْخَيْرِ، وَ قَائِدِ الْخَيْرِ اَللّٰھُمَّ ابْعَثْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَقَاماً مَحْمُوْداً، يَغْبِطُهُ الْاَوَّلُوْنَ وَالْاٰخِرُوْنَ وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ وَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ. (۶۳)"

"اے اللہ! اپنے درود، برکتوں اور رحمتوں کا نزول فرما رسولوں کے سردار اور متقیوں کے امام، نیکیوں پر پیشوائی فرمانے والے ہیں، اے اللہ! تو انہیں بروز قیامت مقام محمود عطا فرما کہ اگلے اور پچھلے لوگ ان پر رشک کریں، اور محمد ﷺ اور ان کی آل پر رحمتوں کا نزول فرما جس طرح تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کی آل پر رحمتوں کا نزول کیا۔"

[۶۳]- مجھ سے عبداللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی، انہوں نے مالک سے روایت کی اور انہوں نے نعیم بن عبداللہ مجمر سے روایت کی کہ محمد بن عبداللہ بن زید انصاری نے یہ وہی صحابی ہیں جنہوں نے نماز کی اذان کے لیے خواب دیکھا تھا، مجھے ابوسعید انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حوالے سے خبر دی، ابومسعود انصاری نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ سعد بن عبادہ کی مجلس میں تشریف لائے جس میں میں بھی شریک تھا، تو حضرت بشیر بن سعد نے حضور سے عرض کیا: اللہ نے ہمیں حکم فرمایا کہ یا رسول اللہ! ہم آپ پر درود بھیجیں، تو اس کا طریقہ کیا ہو؟ بیان راوی ہے کہ حضور سن کر کچھ دیر خاموش رہے، یہاں تک کہ ہم نے دل میں کہا کاش حضور سے نہ پوچھا ہوتا (حضور کی ناراضگی کا خوف تھا) توقف کے بعد رسول اللہ ﷺ گویا ہوئے:

"قُوْلُوْا: اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى آلِ إِبْرَاهِيْمَ، وَ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اٰلِ إِبْرَاهِيْمَ فِي الْعَالَمِيْنَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ وَالسَّلَامُ كَمَا عَلِمْتُمْ. (۶۴)"

''یوں کہو! اے اللہ! رحمت نازل فرما محمد ﷺ اور ان کی آل پر جس طرح تو نے رحمت نازل کی آل ابراہیم پر، اور برکت نازل فرما محمد ﷺ اور ان کی آل پر جس طرح تو نے لوگوں میں آل ابراہیم پر برکت نازل کی، بے شک تو سراہا ہوا بزرگی والا ہے، اور سلام کا وہی طریقہ ہے جو تمہیں معلوم ہے''۔

[۶۴]- مجھ سے خداش کے بیٹے نے حدیث بیان کی، فرماتے ہیں مجھ سے جریر نے بیان کیا، یہ مغیرہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے ابو معشر سے اور انہوں نے ابراہیم سے روایت کی کہ صحابہ کرام نے عرض کیا: یارسول اللہ! ہمیں آپ پر سلام بھیجنے کا طریقہ تو معلوم ہے، لیکن درود کا طریقہ کیا ہے؟ حضور نے ارشاد فرمایا:

"قُوْلُوْا: اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی عَبْدِكَ وَ رَسُوْلِكَ وَ أَھْلِ بَیْتِهٖ، كَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اٰلِ إِبْرَاھِیْمَ، إِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ، وَ بَارِكْ عَلَیْهِ وَ أَھْلِ بَیْتِهٖ، كَمَا بَارَكْتَ عَلٰی إِبْرَاھِیْمَ إِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ. (۶۵)"

"مجھ پر اس طرح درود بھیجو: اے اللہ، اپنے کامل بندے اور رسول اور ان کے اہل بیت پر رحمت نازل فرما جیسا کہ آل ابراہیم پر نازل فرمایا، بے شک تو سراہا ہوا بزرگی والا ہے، اور ان کے اوپر اور ان کے اہل بیت پر برکت نازل فرمایا جیسا کہ حضرت ابراہیم پر نازل فرمایا، بے شک تو سراہا ہوا بزرگی والا ہے۔"

[۶۵]- مجھ سے حدیث بیان کی سلیمان بن حرب نے، فرماتے ہیں: مجھ سے سری بن یحیٰی نے بیان کیا، انہوں نے فرمایا کہ میں نے حضرت حسن سے سنا کہ جب یہ آیت نازل ہوئی: "اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ یُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِیِّ یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا" (احزاب:۵۶) "بیشک اللہ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں اس غیب بتانے والے (نبی) پر، اے ایمان والو! ان پر درود اور خوب سلام بھیجو۔" (کنز الایمان) تو لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ تو سلام کا تذکرہ ہے جس کی کیفیت ہمیں معلوم ہو گئی، تو ہمیں کس طرح درود پڑھنے کا حکم فرماتے ہیں، تو حضور نے ارشاد فرمایا:

"تَقُوْلُوْنَ: اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ صَلَوَاتِكَ وَ بَرَكَاتِكَ عَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا جَعَلْتَهَا عَلٰى اٰلِ إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ. (٦٦)"

"اے اللہ! اپنی رحمتیں اور برکتیں نازل فرما آلِ محمد پر جس طرح نازل فرمائی آل ابراہیم پر بے شک تو سراہا ہوا بزرگی والا ہے۔"

[٦٦]- مجھ سے حدیث بیان کی اسحاق فروی نے، فرماتے ہیں مجھ سے عبداللہ بن جعفر نے بیان کیا یہ روایت کرتے ہیں ابن الہاد سے انہوں نے روایت کی عبداللہ بن خباب سے اور انہوں نے ابوسعید خدری سے کہ صحابۂ کرام نے عرض کیا: یارسول اللہ یہ سلام کا طریقہ تھا جو ہم جان چکے تو درود کا طریقہ کیا ہے، تو حضور نے ارشاد فرمایا:

"تَقُوْلُوْنَ: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَ رَسُوْلِكَ، كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اٰلِ إِبْرَاهِيْمَ، وَ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ. (٦٧)"

"اس طرح کہو: اے اللہ! رحمت نازل فرما محمد ﷺ پر جو تیرے کامل بندے اور رسول ہیں، جس طرح تو نے آل ابراہیم پر نازل کی، اور محمد ﷺ اور ان کی آل پر برکت نازل فرما جس طرح تو نے حضرت ابراہیم پر برکت نازل فرمائی۔"

[٦٧]- مجھ سے حدیث بیان کی ابراہیم بن حمزہ نے، فرماتے ہیں، مجھ سے بیان کیا عبدالعزیز بن ابوحازم اور عبدالعزیز بن محمد نے، ان صاحبان نے یزید سے روایت کی، انہوں نے عبداللہ بن خباب سے روایت کی اور انہوں نے ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے، حضرت ابوسعید خدری فرماتے ہیں: ہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! یہ تو سلام کا طریقہ ہے، درود کا کیا طریقہ ہے؟ ارشاد فرمایا:

"قُوْلُوْا: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَ رَسُوْلِكَ، كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ، وَ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ وَ اٰلِ إِبْرَاهِيْمَ. (٦٨)"

"یوں پڑھو: اے اللہ! محمد ﷺ پر رحمت نازل فرما جو تیرے کامل بندے اور رسول ہیں جس طرح تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام پر نازل کی، اور برکتوں کا نزول فرما محمد ﷺ

اوران کی آل پر جس طرح حضرت ابراہیم اوران کی آل پر برکتوں کا نزول کیا۔"

[٦٨]- مجھ سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، فرماتے ہیں: مجھ سے محمد بن بشر نے بیان کیا، انہوں نے فرمایا مجھ سے مجمع بن یحییٰ نے بیان کیا انہوں نے عثمان بن موہب سے روایت کی اور انہوں نے موسیٰ بن طلحہ سے۔

مولف کتاب قاضی اسماعیل بن اسحاق نے فرمایا: جہاں تک میں سمجھتا ہوں موسیٰ بن طلحہ نے اپنے والد سے اس کی روایت کی ہے "عن ابیہ" کا لفظ میری کتاب سے ساقط ہو گیا ہے۔ طلحہ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ پر درود کس طرح بھیجیں؟ ارشاد ہوا:

"قُلْ: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ، إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ، وَ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ، إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ. (٦٩)"

"اے پروردگار! رحمت نازل فرما محمد ﷺ پر جس طرح رحمت نازل فرمائی ابراہیم علیہ السلام پر، لاریب تو سراہا ہوا بزرگی والا ہے، اور برکت نازل فرما محمد ﷺ اور ان کی آل پر جس طرح تو نے برکت نازل فرمائی حضرت ابراہیم علیہ السلام پر لاریب تو سراہا ہوا بزرگی والا ہے۔"

[٦٩]- علی بن عبداللہ نے مجھ سے حدیث بیان کی، فرماتے ہیں مجھ سے مروان بن معاویہ نے حدیث بیان کی، انہوں نے فرمایا، مجھ سے بیان کیا عثمان بن حکیم نے، انہوں نے روایت کی خالد بن سلمہ سے، انہوں نے موسیٰ بن طلحہ سے، انہوں نے فرمایا مجھے بنو حارث بن خزرج کے ایک شخص زید بن خارجہ نے خبر دی، میں نے عرض کیا یارسول اللہ! ہم سلام کی کیفیت جان چکے تو درود کی کیفیت کیا ہے؟ ارشاد ہوا:

"صَلُّوْا عَلَيَّ وَ قُوْلُوْا: اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ وَ آلِ إِبْرَاهِيْمَ، إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ. (٧٠)"

"مجھ پر اس طرح درود بھیجو: اے اللہ! برکتوں کا نزول فرما محمد ﷺ اور ان کی آل پر جس طرح تو نے برکتوں کا نزول فرمایا ابراہیم علیہ السلام اور ان کی آل پر، بے شک تو تعریف کیا ہوا شرف وعزت والا ہے۔"

[۷۰]- مجھ سے حدیث بیان کی عبداللہ بن مسلمہ نے، انہوں نے مالک بن انس سے روایت کی، انہوں نے عبداللہ بن ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم سے انہوں نے اپنے والد ابوبکر بن محمد سے اور انہوں نے عمرو بن سلیم زرقی سے، یہ فرماتے ہیں کہ مجھے ابوحمید ساعدی نے خبر دی، کہ صحابۂ کرام نے عرض کیا: یارسول اللہ ہم کس طرح درود بھیجیں؟ تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"قُوْلُوْا: اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اَزْوَاجِهٖ وَ ذُرِّیَّتِهٖ، کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاهِیْمَ، وَ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَزْوَاجِهٖ وَ ذُرِّیَّتِهٖ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ، اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ. (۷۱)"

"یوں پڑھو: اے اللہ! رحمت نازل فرما محمد ﷺ اور ان کی ازواج مطہرات اور ان کی اولاد پر جس طرح رحمت نازل فرمائی حضرت ابراہیم علیہ السلام پر اور برکت نازل فرما محمد ﷺ، ان کی ازواج مطہرات اور ان کی اولاد پر جس طرح برکت نازل فرمائی حضرت ابراہیم علیہ السلام پر، بے شک تو سراہا ہوا، بزرگی والا ہے۔"

[۷۱]- مجھ سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی فرماتے ہیں کہ مجھ سے حماد بن زید نے بیان کیا، انہوں نے ایوب سے روایت کی، انہوں نے محمد سے اور انہوں نے عبد الرحمٰن بن بشر بن مسعود سے روایت کی، بیان کرتے ہیں کہ حضور سے عرض کیا گیا، یارسول اللہ! حضور نے ہمیں سلام اور درود بھیجنے کا حکم فرمایا، اور ہم نے سلام پڑھنے کا طریقہ جان لیا ہے لیکن درود بھیجنے کا کیا طریقہ ہے؟ ارشاد ہوا:

"تَقُوْلُوْنَ: اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاهِیْمَ وَ بَارِکْ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاهِیْمَ. (۷۲)"

"یوں کہو: اے اللہ محمد ﷺ کی آل پر رحمتوں کا نزول فرما جس طرح تو نے آلِ ابراہیم پر رحمتیں نازل کیں، اور محمد ﷺ کی آل پر برکتوں کا نزول فرما جس طرح تو نے آلِ ابراہیم پر برکتیں نازل کیں۔"

[۷۲]- مجھ سے حدیث بیان کی مسدد نے، فرماتے ہیں مجھ سے حدیث بیان کی یزید بن زریع نے، انہوں نے فرمایا مجھ سے بیان کیا عون کے بیٹے نے انہوں نے روایت کی محمد بن سیرین سے اور انہوں نے عبدالرحمٰن بن بشر بن مسعود سے، انہوں نے فرمایا: صحابۂ کرام نے عرض کیا: یارسول اللہ! ہمیں سلام کا طریقہ معلوم ہو گیا لیکن درود کا کیا طریقہ ہے؟ ارشاد فرمایا:

"قُوْلُوْا: اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ، کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ، اَللّٰھُمَّ بَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ. (۷۳)"

"اس طرح کہو: اے اللہ! محمد ﷺ پر رحمت نازل فرما جس طرح تو نے آل ابراہیم پر رحمت نازل فرمائی، اور برکت نازل فرما جس طرح تو نے آل ابراہیم پر برکت نازل فرمائی۔"

[۷۳]- مجھ سے نصر بن علی نے بیان کیا، فرماتے ہیں: مجھ سے عبدالاعلیٰ نے بیان کیا، انہوں نے فرمایا مجھ سے ہشام نے بیان کیا، انہون نے محمد بن عبدالرحمٰن بن بشر بن مسعود سے روایت کی۔ محمد بن عبدالرحمٰن فرماتے ہیں کہ ہم نے یا کسی شخص نے حضور سے عرض کیا: ہمیں آپ پر درود وسلام بھیجنے کا حکم ہوا، سلام کا طریقہ تو ہمیں معلوم ہے لیکن درود کا طریقہ کیا ہے۔ ارشاد ہوا:

"تَقُوْلُوْنَ: اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ، کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ، اَللّٰھُمَّ بَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی آلِ اِبْرَاھِیْمَ. (۷۴)"

"کہو گے: اے اللہ! محمد ﷺ کی آل پر رحمت نازل فرما جس طرح تو نے آلِ ابراہیم پر رحمت نازل فرمائی، اور محمد ﷺ پر برکت نازل فرما جس طرح تو نے آل ابراہیم پر برکت نازل فرمائی۔"

## حضور کی خصوصیت اور مسلمانوں کے لیے مغفرت چاہنا:-

[۷۴]- مجھ سے حدیث بیان کی سلیمان بن حرب نے، فرماتے ہیں، مجھ سے بیان

کیا عمرو بن مسافر نے، یہ فرماتے ہیں، مجھ سے میرے خاندان کے ایک بزرگ نے بیان کیا کہ میں نے سعید بن مسیب کو فرماتے سنا کہ:

"مَا مِنْ دَعْوَةٍ لَا يُصَلّٰى عَلَى النَّبِيِّ ﷺ قَبْلَهَا اِلَّا كَانَتْ مُعَلَّقَةً بَيْنَ السَّمَاءِ وَ الأَرْضِ."

"ہر وہ دعا جس سے پہلے نبی ﷺ پر درود نہ پڑھا گیا ہو وہ آسمان وزمین کے درمیان معلق رہتی ہے۔"

[۷۵]- مجھ سے عبد اللہ بن عبد الوھاب نے حدیث بیان کی، فرماتے ہیں، مجھ سے عبد الرحمٰن بن زیاد نے بیان کیا، یہ فرماتے ہیں: مجھ سے عثمان بن حکیم بن عباد بن حنیف نے بیان کیا، انہوں نے عکرمہ سے روایت کی اور یہ ابن عباس سے روایت کرتے ہیں، حضرت ابن عباس نے فرمایا:

"لَا تُصَلُّوْا صَلَاةً عَلٰى اَحَدٍ اِلَّا عَلَى النَّبِيِّ ﷺ، وَ لٰكِنْ يُدْعٰى لِلْمُسْلِمِيْنَ وَ الْمُسْلِمَاتِ بِالْاِسْتِغْفَارِ. (۷۵)"

"نبی ﷺ کے علاوہ کسی اور شخص پر تنہا درود نہ بھیجو لیکن جب کہ مسلمانوں کے لیے مغفرت کی دعا کی جائے۔"

## نبی ﷺ پر درود بھیجنے کے لیے حضرت عمر بن عبد العزیز کا خط:-

[۷۶]- مجھ سے حدیث بیان کی ابو بکر بن ابو شیبہ نے، فرماتے ہیں، مجھ سے بیان کیا حسین بن علی نے، انہوں نے روایت کی جعفر بن برقان سے انہوں نے فرمایا: خلیفۂ راشد حضرت عمر بن عبد العزیز نے خط لکھا کہ:

"اما بعد! کچھ لوگ ایسے ہیں جو آخرت کے کام سے دنیا کے طلبگار ہیں، اور قصہ گویوں کی جماعت نے نبی ﷺ پر درود بھیجنے کی طرح خلفا وامرا پر درود بھیجنے کی بدعت ایجاد کر رکھی ہے، تمہارے پاس جب میرا یہ خط پہنچے تو انہیں حکم دو کہ درود انبیا کے لیے ہو اور دعا تمام مسلمانوں کے لیے عام ہو، اور درود کے سوا جو چاہیں دعا کریں۔ (۷۶)"

## ازواج پر درود:-

[۷۷]-ہم سے حدیث بیان کی حجاج نے، فرماتے ہیں: مجھ سے ابوعوانہ نے بیان کیا، انہوں نے اسود بن قیس سے روایت کی، انہوں نے نبیح عنزی سے اور انہوں نے حضرت جابر بن عبد اللہ سے، کہ ایک عورت نے حضور سے درخواست کی کہ یارسول اللہ! میرے اور میرے شوہر کے لیے نزول رحمت کی دعا فرمائیں، تو حضور نے فرمایا:

"صَلَّى اللهُ عَلَيْكِ وَعَلٰى زَوْجِكِ. (۷۷)"

"تجھ پر اور تیرے شوہر پر اللہ رحمت نازل فرمائے۔"

## درود شریف پڑھنے کے مستحب اوقات:-

[۷۸]-مجھ سے حدیث بیان کی سلیمان بن حرب نے، فرماتے مجھ سے بیان کیا حماد بن زید نے، انہوں روایت کی ایوب سے اور انہوں نے محمد رسول اللہ ﷺ سے کہ حضور جس طرح بڑوں کے لیے دعا کرتے اسی طرح بچوں کے لیے بھی دعا اور طلب غفران کرتے، تو حضور سے عرض کیا گیا: حضور! اس بچے کے پاس تو کچھ گناہ نہیں، تو اس کے لیے طلب مغفرت میں کیا حکمت ہے؟ تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"قَدْ غَفَرَ اللهُ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ وَمَا تَاَخَّرَ، وَقَدْ اُمِرْتُ اَنْ اُصَلِّيَ عَلَيْهِ. (۷۸)"

"اللہ تعالیٰ نے علیٰ سبیل الفرض اس کے اگلے اور پچھلے گناہ معاف کر دیے، اور مجھے اس پر درود بھیجنے کا حکم ہوا ہے۔"

[۷۹]- مجھ سے حدیث بیان کی یعقوب بن حمید بن کاسب نے، فرماتے ہیں مجھ سے عبد اللہ بن عبد اللہ اموی نے بیان کیا، انہوں نے صالح بن محمد بن زائدہ سے روایت کی، فرماتے ہیں: میں نے قاسم بن محمد کو فرماتے سنا کہ یہ مستحب ہے کہ جب تلبیہ سے فارغ ہو تو نبی کریم علیہ الصلاۃ والتسلیم پر درود بھیجے۔ (۷۹)

[۸۰]-مجھ سے یحییٰ بن عبد الحمید نے حدیث بیان کی فرماتے ہیں: مجھ سے سیف بن عمر تمیمی نے بیان کیا، انہوں نے سلیمان عبسی سے روایت کی اور انہوں نے علی بن حسین

سے کہ حضرت علی بن ابو طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:

"اِذَا مَرَرْتُمْ بِالْمَسَاجِدِ فَصَلُّوْا عَلَى النَّبِيِّ ﷺ. (۸۰)"

"جب تم مسجدوں سے ہو کر گزرو تو رسول اللہ ﷺ پر درود پڑھو۔"

[۸۱]- مجھ سے حدیث بیان کی عارم بن فضل نے، فرماتے ہیں، مجھ سے بیان کیا عبداللہ بن مبارک نے، یہ فرماتے ہیں، مجھ سے بیان کیا زکریا نے، انہوں نے وھب بن اجدع سے روایت کی، انہوں نے فرمایا، میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے سنا:

"اِذَاقَدِمْتُمْ فَطُوْفُوْا بِالْبَيْتِ سَبْعاً، وَصَلُّوْا عِنْدَالْمَقَامِ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ اْتُوْا الصَّفَا فَقُوْمُوْا مِنْ حَيْثُ تَرَوْنَ الْبَيْتَ، فَكَبِّرُوْا سَبْعَ تَكْبِيْرَاتٍ بَيْنَ كُلِّ تَكْبِيْرَتَيْنِ حَمْدٌ لِلّٰهِ، وَثَنَائٌعَلَيْهِ، وَصَلَاةٌ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ، وَمَسْئَلَةٌلِنَفْسِكَ، وَعَلَى الْمَرْوَةِمِثْلُ ذٰلِكَ(۸۱)"

"جب تم مسجد حرام پہنچو تو خانۂ کعبہ کا سات مرتبہ طواف کرو، اور مقام ابراہیم کے پاس دو رکعت نماز پڑھو، پھر صفا پہاڑی پر آؤ، اور ایسی جگہ کھڑے ہو جہاں سے خانۂ کعبہ دکھائی دے اور وہاں سات مرتبہ تکبیر کہو، ہر دو تکبیر کے درمیان ایک ایک بار اللہ کی حمد وثنا بیان کرو، ایک مرتبہ درود پڑھو اور اپنے لیے دعا کرو اور مروہ پہاڑی پر بھی اسی طرح کرو۔"

[۸۲]- مجھ سے یحییٰ بن عبد الحمید نے بیان کیا: فرماتے ہیں، مجھ سے بیان کیا عبدالعزیز بن محمد نے، انہوں نے عبداللہ بن حسن سے روایت کی، انہوں فاطمہ بن حسین سے اور انہوں نے فاطمہ بنتِ نبی اکرم ﷺ سے، بنت رسول فرماتی ہیں کہ مجھ سے رسول کریم علیہ الصلاۃ والتسلیم نے ارشاد فرمایا:

"إِذَا دَخَلْتِ الْمَسْجِدَ، فَقُوْلِيْ: "بِسْمِ اللهِ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللهِ، اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍوَّ عَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ، وَاغْفِرْلَنَا، وَسَهِّلْ لَنَا اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ، فَاِذَا فَرَغْتِ فَقُوْلِيْ مِثْلَ ذٰلِكَ، غَيْرَ اَنْ قُوْلِيْ: وَسَهِّلْ لَنَا اَبْوَابَ فَضْلِكَ. (۸۲)"

"مسجد میں داخل ہوتے وقت یہ کہو: اللہ کے نام سے مسجد میں داخل ہونا ہے، اور

سلام ہو رسول اللہ ﷺ پر، اے اللہ! محمد ﷺ اور ان کی آل پر درود نازل فرما، اور ہماری مغفرت فرما، اور ہمارے لیے اپنی رحمت کے دروازوں کو آسان کر دے، اور جب مسجد سے نکلو تب بھی اسی طرح کہو، ہاں؛ اتنا اور پڑھ لو اور ہمارے لیے اپنے فضل کے دروازوں کو آسان کر دے۔"

[۸۳]- مجھ سے حدیث بیان کی یحییٰ نے فرماتے ہیں، مجھ سے بیان کیا قیس نے، انہوں نے عبداللہ بن حسن سے روایت کی، انہوں نے اپنی والدہ فاطمہ بنت حسین سے اور انہوں نے فاطمہ بنت نبی اکرم ﷺ سے، کہ حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"يَا بُنَيَّةُ إِذَا دَخَلْتِ الْمَسْجِدَ فَقُوْلِيْ: بِسْمِ اللهِ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللهِ، اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَنَا، وَارْحَمْنَا، وَافْتَحْ لَنَا اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ." (۸۳)

"اے بیٹی! جب مسجد میں داخل ہونا ہو تو اس طرح کہا کرو: میرا مسجد میں داخل ہونا اللہ کے لیے ہے، اور سلام ہو رسول اللہ ﷺ پر، اے اللہ! رحمت نازل فرما محمد ﷺ پر اور ان کی آل پر، اور ہماری مغفرت فرما، اور ہم پر رحم فرما، اور ہمارے لیے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔"

[۸۴]- مجھ سے اسی کے مثل حدیث بیان کی یحییٰ بن عبدالحمید نے، فرماتے ہیں، مجھ سے بیان کیا شریک نے، انہوں نے روایت کی لیث سے، انہوں نے عبداللہ بن حسین سے، انہوں نے اپنی والدہ فاطمہ بنت حسین سے، انہوں نے فاطمہ بنت نبی اکرم ﷺ سے اور انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے۔ (۸۴)

[۸۵]- مجھ سے حدیث بیان کی سلیمان ابن حرب نے، فرماتے ہیں، مجھ سے بیان کیا شعبہ نے، انہوں نے روایت کی ابو اسحاق سے، یہ فرماتے ہیں، میں نے سعید بن ذوحدان کو فرماتے سنا کہ میں نے علقمہ سے پوچھا مسجد میں داخل ہوتے وقت کیا کہا کروں؟

انہوں نے فرمایا یہ کہا کرو:

"صَلَّى اللهُ وَمَلَائِكَتُهُ عَلَى مُحَمَّدٍ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللهِ وَ بَرَكَاتُهُ." (۸۵)

"اللہ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں محمد ﷺ پر، اے غیب کی خبریں دینے والے! آپ پر سلام ہو اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں نازل ہوں۔"

[۸٦]- مجھ سے حدیث بیان کی عارم بن فضل نے، فرماتے ہیں مجھ سے حماد بن زید نے بیان کیا، انہوں نے منصور بن معتمر سے روایت کی اور انہوں نے یزید بن ذوحدان سے، فرماتے ہیں، میں نے علقمہ سے دریافت کیا: اے ابوشبل! میں مسجد میں داخل ہوتے وقت کیا کہوں؟ فرمایا: "یہ کہو":

"صَلَّى اللهُ وَمَلَائِكَتُهُ عَلَى مُحَمَّدٍ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللهِ." (۸٦)

"اللہ اور اس کے فرشتے محمد ﷺ پر درود بھیجتے ہیں، اے غیب کی خبریں دینے والے! آپ پر سلام ہو اور اللہ کی رحمت کا نزول ہو۔"

ابن ذوحدان فرماتے ہیں: میں نے علقمہ سے کہا: آپ سے یہ حدیث کس نے بیان کی، کیا آپ نے حضور سے سنی ہے؟ انہوں نے فرمایا: نہیں، بلکہ مجھ سے ابواسحاق ہمدانی نے بیان کیا ہے۔

[۸۷]- مجھ سے حدیث بیان کی ہدبہ بن خالد نے، فرماتے ہیں، مجھ سے بیان کیا ہمام بن یحییٰ نے، یہ فرماتے ہیں مجھ سے بیان کیا نافع نے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کوہ صفا پر تین مرتبہ تکبیر کہتے، کہتے:

"لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْكُ، وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ." (۸۷) پھر نبی ﷺ پر درود بھیجتے، پھر دعا کرتے تو دیر تک کھڑے رہتے اور دعا کرتے رہتے، پھر کوہ مروہ پر بھی اسی طرح کرتے۔

[۸۸]- مجھ سے حدیث بیان کی مسلم بن ابراہیم نے، فرماتے ہیں، مجھ سے ہشام

بن ابو عبداللہ دستوائی نے بیان کیا، انھوں نے فرمایا، مجھ سے حماد بن ابوسلیمان نے بیان کیا، انھوں نے ابراہیم سے روایت کی اور انھوں نے علقمہ سے روایت کی کہ عید سے ایک روز قبل ولید بن عقبہ بن مسعود، ابوموسیٰ اشعری اور حذیفہ بن یمان رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے پاس آئے اوران سے عرض کیا: یہ عید تو ایک دم قریب آگئی ہے، اس میں نماز کی تکبیر کس طرح کی جاتی ہے؟ تو حضرت عبداللہ بن مسعود نے فرمایا: تکبیر تحریمہ کہہ کر نماز شروع کرو، پھر رب کی حمد بیان کرو اور نبی ﷺ پر درود بھیجو، پھر تکبیر کہو اور پہلے کی طرح افعال انجام دو، پھر تکبیر کہو اور پہلے جیسے کیا ہے ویسے کرو، پھر تکبیر کہو پہلے کی طرح حمد باری اور رسول اللہ ﷺ پر درود بھیجنے کے بعد قرأت کرو پھر تکبیر کہہ کر رکوع میں جاؤ، ایک رکعت مکمل کر کے کھڑے ہو جاؤ، پھر قرأت کرو، رب کی حمد کرو، نبی ﷺ پر درود بھیجو پھر دعا کرو، پھر تکبیر کہو اور اسی طرح کرو، پھر تکبیر کہو اور اسی طرح کرو، پھر رکوع کرو، یہ سن کر حضرت حذیفہ بن یمان اور حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ نے فرما: عبدالرحمٰن کے باپ نے سچ کہا۔(۸۸)

[۸۹]- مجھ سے علی بن مدینی نے اس حدیث کو خالد بن حارث کی روایت سے بیان کیا ہے، خالد بن حارث نے ہشام سے روایت کی ہے، اسی حدیث کا ٹکڑا ہے "ثُمَّ تُكَبِّرُ فَتَرْكَعُ." "پھر تکبیر کہہ کے رکوع میں جاؤ۔" تو حضرت حذیفہ اور حضرت ابوموسیٰ اشعری نے فرمایا: ابوعبدالرحمٰن نے سچ کہا۔(۸۹)

[۹۰]- مجھ سے حدیث بیان کی سلیمان بن حرب نے، فرماتے ہیں، مجھ سے بیان کیا حماد بن سلمہ نے، انھوں عبداللہ بن ابوبکر سے روایت کی، فرماتے ہیں: ہم لوگ مقام خیف میں تھے اور ہمارے ساتھ عبداللہ بن ابوعتبہ تھے، (اس مقام پر) انھوں نے اللہ کی حمد وثنا کی، نبی ﷺ پر درود بھیجا اور دعائیں مانگیں، پھر کھڑے ہوئے اور ہم لوگوں کو نماز پڑھائی۔"(۹۰)

[۹۱]- مجھ سے محمد بن کثیر نے حدیث بیان کی، فرماتے ہیں، مجھ سے سفیان بن سعید نے بیان کیا، انھوں نے فرمایا، مجھ سے ابوہاشم واسطی نے بیان کیا، انھوں نے شعبی سے روایت کی ہے کہ شعبی نے فرمایا:

"نماز جنازہ کی پہلی تکبیر اللہ عزوجل کی ثنا کے لیے ہے، دوسری تکبیر نبی اکرم ﷺ پر درود بھیجنے کے لیے ہے، تیسری تکبیر دعائے میت کے لیے ہے اور چوتھی تکبیر سلام پھیرنے کے لیے ہے۔"(۹۱)

[۹۲]- مجھ سے عبداللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی، فرماتے ہیں، مجھ سے قاری نافع بن عبدالرحمٰن بن ابونعیم نے بیان کیا، انہوں نے نافع سے روایت کی اور انہوں نے ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہ حضرت عبداللہ بن عمر نماز جنازہ کی تکبیر کہتے اور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود بھیجتے پھر کہتے:

"اَللّٰھُمَّ بَارِكْ فِيْهِ، وَصَلِّ عَلَيْهِ وَاغْفِرْلَهٗ وَاَوْرِدْهُ حَوْضَ نَبِيِّكَ ﷺ."(۹۲)

"یا اللہ! اس میت میں برکت فرما، اس پر رحم فرما، اس کی مغفرت فرما اور اسے اپنے نبی ﷺ کے حوض سے سیراب کر۔"

[۹۳]- مجھ سے ابومصعب نے حدیث بیان کی، انہوں نے مالک بن انس سے روایت کی، انہوں نے سعید بن ابوسعید مقبری سے، انہوں نے اپنے والد اور ان کے والد نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا گیا کہ جنازے کی نماز کس طرح پڑھیں، تو حضرت نے فرمایا: بخدا میں تمہیں اس کی ضرور خبر دوں گا، میں جنازے کے ساتھ ساتھ چلتا ہوں، جب جنازہ رکھ دیا جاتا ہے تو میں نماز جنازہ کے لیے تکبیر کہتا ہوں، اللہ کی حمد کرتا ہوں اور نبی اکرم ﷺ پر درود بھیجتا ہوں، پھر کہتا ہوں اے اللہ! یہ تیرا بندہ ہے، تیرے بندے اور بندی کی اولاد ہے، یہ اپنی زندگی میں اس بات کی گواہی دیتا تھا کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد ﷺ تیرے بندے اور رسول ہیں، اور اس کے تعلق سے تو ہی زیادہ جاننے والا ہے۔ اے پروردگار! اگر وہ نیک تھا تو اس کی نیکی میں اضافہ فرما اور اگر وہ گنہگار تھا تو اس سے درگزر فرما۔ الٰہی! اس کے اجر سے ہمیں محروم نہ رکھنا اور اس کے بعد ہمیں فتنے میں نہ ڈالنا۔(۹۳)

[۹۴]- مجھ سے محمد بن مثنیٰ نے حدیث بیان کی، فرماتے ہیں، مجھ سے عبدالاعلیٰ نے بیان کیا، انہوں نے فرمایا، مجھ سے معمر نے بیان کیا، انہوں نے زہری سے روایت کی کہ میں نے ابوامامہ بن سہل بن حنیف کو سعید بن مسیب سے بیان کرتے سنا کہ "نماز جنازہ میں سنت یہ ہے کہ سورۂ فاتحہ پڑھے، پھر درود پاک پڑھے، جب فارغ ہو تو میت کے لیے مختصر دعا کرے، یہ سب ایک ایک مرتبہ کرے اور سلام پھیر دے۔" (۹۴)

## اللہ کا درود بھیجنا: حضور کی تعریف کرنا اور رحمت ومغفرت ہے:-

[۹۵]- مجھ سے نصر بن علی نے حدیث بیان کی، فرماتے ہیں، مجھ سے خالد بن یزید نے بیان کیا، انہوں نے ابوجعفر سے روایت کی، انہوں نے ربیع بن انس سے اور انہوں نے ابوالعالیہ سے کہ إِنَّ اللهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ. (الاحزاب/ ۵۶) "بے شک اللہ اور اس کے فرشتے اس غیب بتانے والے (نبی) پر درود بھیجتے ہیں۔" میں رسول اللہ ﷺ پر اللہ عزوجل کا درود بھیجنا حضور کی تعریف وتوصیف کرنا ہے، ملائکہ کا درود بھیجنا حضور کے لیے دعائے خیر ہے۔ (۹۵)

[۹۶]- مجھ سے نصر بن علی نے حدیث بیان کی، فرماتے ہیں مجھ سے محمد بن سواء نے بیان کیا، انہوں نے جویبر سے روایت کی اور انہوں نے ضحاک سے کہ اللہ کا درود بھیجنا: اس کا رحمت نازل فرمانا ہے اور فرشتوں کا درود بھیجنا: دعائے خیر کرنا ہے۔ (۹۶)

[۹۷]- مجھ سے حدیث بیان کی محمد بن ابوبکر نے، فرماتے ہیں، مجھ سے محمد بن سواء نے بیان کیا، یہ فرماتے ہیں مجھ سے جویبر نے بیان کیا، انہوں نے ضحاک سے روایت کی کہ هُوَ الَّذِي يُصَلِّي عَلَيْكُمْ وَمَلَائِكَتُهُ. (الاحزاب/ ۴۳) "وہی ہے کہ درود بھیجتا ہے وہ اور اس کے فرشتے۔" میں اللہ کے بندوں پر درود بھیجنے کا معنیٰ "گناہوں کی بخشش" اور فرشتوں کے درود بھیجنے کا معنیٰ "دعائے خیر" ہے۔ (۹۷)

## روضۂ انور پر درود بھیجنا اور حضرات ابوبکر وعمر کو سلام عرض کرنا:-

[۹۸]- مجھ سے حدیث بیان کی عبداللہ بن مسلمہ نے، انہوں نے مالک سے روایت

کی، انہوں نے عبداللہ بن دینار سے، انہوں نے فرمایا: میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو روضۂ انور پر کھڑے ہو کر رسول اللہ ﷺ، حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما پر درود بھیجتے دیکھا۔ (۹۸)

[۹۹]- مجھ سے علی نے حدیث بیان کی، فرماتے ہیں، مجھ سے سفیان نے بیان کیا، انہوں نے فرمایا، مجھ سے عبداللہ بن دینار نے بیان کیا، انہوں نے فرمایا میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو دیکھا جب وہ سفر سے آتے تو مسجدِ نبوی میں داخل ہوتے اور کہتے: "السلام علیك یا رسول اللہ، السلام علی أبی بکر، السلام علی أبی." (۹۹) "اے اللہ کے رسول! آپ پر سلام ہو، حضرت ابوبکر پر سلام ہو اور میرے والد پر سلام ہو" اور دو رکعت نماز پڑھتے۔

[۱۰۰]- مجھ سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی فرماتے ہیں مجھ سے حماد بن زید نے بیان کیا، انہوں نے ایوب سے روایت کی اور انہوں نے نافع سے روایت کی کہ حضرت عبداللہ بن عمر جب سفر سے واپس آتے تو مسجد نبوی میں داخل ہوتے پھر قبر رسول پر حاضر ہوتے تو کہتے: "السلام علیك یا رسول اللہ، السلام علیك یا أبا بکر، السلام علیك یا أبتاہ." (۱۰۰) "یا رسول اللہ! آپ پر سلام ہو اے ابوبکر! آپ پر سلام ہو، اے والد محترم! آپ پر سلام ہو۔"

[۱۰۱]- مجھ سے حدیث بیان کی اسحاق بن محمد نے، فرماتے ہیں، مجھ سے بیان کیا عبداللہ بن عمر نے بروایت نافع بیان کیا کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما جب سفر سے واپس آتے تو مسجد نبوی میں دو رکعت نماز پڑھتے، پھر روضۂ نبوی پر حاضری دیتے، تو اپنا داہنا ہاتھ قبر رسول پر رکھتے اور قبلہ کی طرف پشت کر لیتے پھر نبی ﷺ کو سلام پیش کرتے اس کے بعد حضرات ابوبکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو۔ (۱۰۱)

## روزانہ صبح فرشتوں کا درود بھیجنا:-

[۱۰۲]- مجھ سے حدیث بیان کی معاذ بن اسد نے، فرماتے ہیں، مجھ نے عبداللہ بن مبارک نے بیان کیا، انہوں نے فرمایا: مجھے ابن لہیعہ نے خبر دی کہ مجھے خالد بن یزید نے

بروایت سعید بن ابو ہلال بیان کیا اور سعید نے منبہ بن وہب سے روایت کی کہ حضرت کعب ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس حاضر ہوئے تو مجلس میں رسول اللہ ﷺ کا ذکر چھڑا، تو حضرت کعب نے فرمایا، ''روزانہ فجر کے وقت آسمان سے ستر ہزار فرشتے اترتے ہیں اور قبر انور کو ڈھانپ لیتے ہیں اور اپنے پروں سے قبر انور کا بوسہ لیتے ہیں، اور نبی ﷺ پر درود بھیجتے ہیں یہاں تک کہ جب شام ہو جاتی ہے تو آسمان پر چلے جاتے ہیں، اور دوسرے ستر ہزار فرشتے اترتے ہیں، یہاں تک کہ قبر انور کو ڈھانپ لیتے ہیں اور اپنے پروں سے قبر انور کا بوسہ لیتے ہیں، تو ستر ہزار فرشتے دن میں درود بھیجتے ہیں اور ستر ہزار رات میں، یہ سلسلہ اسی طرح جاری رہے گا یہاں تک کہ جب زمین شق ہوگی تو نبی کریم علیہ الصلاۃ والتسلیم ستر ہزار فرشتوں کے جھرمٹ میں تشریف لائیں گے اور فرشتے آپ سے قریب ہونے کے لیے ایک دوسرے پر سبقت کریں گے۔'' (۱۰۲)

## اللہ کا حضور کے ذکر کو اپنے ذکر کے ساتھ ملانا:-

[۱۰۳]- مجھ سے حدیث بیان کی علی بن عبد اللہ نے، فرماتے ہیں، مجھ سے سفیان نے بیان کیا، انہوں فرمایا، مجھے ابو نجیح کے صاحب زادے نے مجاہد کی روایت سے بیان کیا کہ وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ (شرح: ۹۴/۴) ورہم نے آپ کے لیے آپ کے ذکر کو بلند کیا'' میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے محبوب! میرا ذکر آپ کے ذکر کے بغیر نہ ہوگا۔ أشهد ان لا إله إلا الله، أشهد أن محمدا رسول الله (۱۰۳) (میں جیسا کہ ہم نے آپ کے ذکر کو اپنے ذکر سے ملایا)

[۱۰۴]- مجھ سے حدیث بیان کی محمد بن عبید نے، فرماتے ہیں، مجھ سے محمد بن ثور نے بیان کیا، انہوں نے معمر سے روایت کی اور انہوں نے قتادہ سے کہ آیت وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ. (شرح: ۹۴/۴) ''اور ہم نے آپ کے لیے آپ کے ذکر کو بلند کیا'' نازل ہوئی تو اللہ کے رسول نے اس کی تفسیر یوں فرمائی:

اِبْدَؤُوْا بِالْعُبُوْدِيَةِ وَ ثَنُّوْا بِالرِّسَالَةِ (۱۰۴)

''پہلے بندگی کا ذکر کرو پھر رسالت کا ذکر کرو''۔

معمر نے فرمایا: أشهد ان لا إله إلا الله و أن محمدا عبدہٗ. یہ بندگی کا ذکر ہے اور "ورسوله" یہ رسالت کا ذکر ہے۔ تو دونو کو ملا کر یوں کہے "عبدہ ورسوله"

[۱۰۵]- مجھ سے حدیث بیان کی عمرو بن مرزوق نے، یہ فرماتے ہیں، مجھ سے زہیر نے بیان کیا، انہوں نے ابو اسحاق سے روایت کی کہ وہ (ابو اسحاق) خطبہ کے وقت لوگوں کو امام کے روبرو دیکھتے، لیکن لوگ اس کے لیے دوڑتے نہ تھے، وہ خطبہ وعظ و نصیحت اور نبی ﷺ پر درود پڑھنا ہوتا تھا۔ (۱۰۵)

[۱۰۶]- مجھ سے محمد بن ابو بکر نے حدیث بیان کی، فرماتے ہیں، مجھ سے عبد اللہ بن یزید نے بیان کیا، انہوں نے فرمایا کہ مجھ سے حیوہ نے بیان کیا، انہوں نے فرمایا: مجھے ابو ہانی حمید بن ہانی نے خبر دی کہ ابو علی عمرو بن مالک نے مجھ کو خبر دی کہ انھوں نے فضالہ بن عبید صحابیِ رسول ﷺ کو فرماتے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ نماز میں دعا مانگ رہا ہے، اور دعا میں نہ اس نے اللہ کی عظمت بیان کی اور نہ درود پڑھا، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "عَجِلَ هٰذَا" "اس شخص نے جلد بازی کی" پھر اس شخص کو بلایا اور اسی سے یا اس کو سنا نے کے لیے کسی اور سے ارشاد فرمایا: "إِذَا صَلَّىٰ أَحَدُكُمْ فَلْيَبْدَأْ بِتَمْجِيْدِ اللهِ وَ الثَّنَاءِ عَلَيْهِ، ثُمَّ يُصَلِّيْ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ ثُمَّ يَدْعُوْ بَعْدُ بِمَا شَاءَ." (۱۰۶) "اندرون نماز جب کوئی دعا کرے تو پہلے اللہ کی بڑائی بیان کرے اور اس کی ثنا کرے پھر مجھ پر درود بھیجے، اس کے بعد جو چاہے مانگے۔"

## قنوت میں حضور پر درود بھیجنا:-

[۱۰۷]- مجھ سے محمد بن مثنیٰ نے حدیث بیان کی، فرماتے ہیں، مجھ سے معاذ بن ہشام نے بیان کیا، یہ فرماتے ہیں: میرے والد ہشام نے بہ طریق قتادہ از عبد اللہ بن حارث بیان کیا کہ حلیمہ کے والد معاذ قنوت میں نبی ﷺ پر درود بھیجتے تھے۔ (۱۰۷)

تم الكتاب والحمد لله رب العالمين

و صلى الله على سيدنا محمد النبي الأمي و اٰله و سلم تسليما.

# حوالہ جات

(١) رواه البيهقي في الشعب (١٤٦١) والطبراني في الكبير (٤٧١٧)
(٢) رواه النسائي (٣/ ٥٠) وفي عمل اليوم والليلة (٦٠) وأحمد في المسند (٤/ ٢٩، ٣٠)
(٣) رواه مسلم (١/ ٣٠٦)
(٤) رواه البخاري في الأدب المفرد (٦٤٢)
(٥) تقدم تخريجة في سابقة.
(٦) رواه أحمد (٢/ ١٧٢) و ابن ماجه (١/ ٢٩٤) و ابن المبارك في الزهد (١٠٣٦)
(٧) رواه أبو يعلي في مسنده (٣/ ١٠٠) والحاكم في المستدرك (١/ ٣٤٤) والبيهقي في الكبري(٢/ ٣٧٠)
(٨) رواه أحمد (٢/ ٣٧٢)
(٩) رواه مسلم (١/ ٣٠٦)
(١٠) رواه أحمد (٤/ ٢٩) والروياني (٢/ ١٦٠) و أبو يعلي (٣/ ١٦)
(١١) رواه ابن حبان (٣/ ١٦٥)
(١٢) رواه ابن أبي شيبة في المصنف (٨٧٠٧)، (٣١٧٨٩)
(١٣) رواه البيهقي في الشعب (١٤٦١)، والطبراني في الكبير (٤٧١٧)، بنحوة.
(١٤) رواه ابن عدي في الكامل (٥/ ١٤) و ابن حبان فى المجروحين (٢/ ٨٢)
(١٥) رواه الترمذي (٢/ ٧٤، ٧٥)
(١٦) رواه الطبراني في الكبير (١٩/ ١٤٤)، والبيهقي في الشعب (٢/ ٢١٥)
(١٧) رواه الترمذي (٣٥٣٩)، وأحمد (٢/ ٢٥٤، ٣٤٦)
(١٨) تقدم في سابقة.
(١٩) رواه ابن خزيمة (٣/ ١٩٢) والبخاري في الأدب المفرد (٦٤٦)
(٢٠) رواه الحاكم في المستدرك (٤/ ١٧٠)، والبيهقي في الشعب (٢/ ٢١٥)
(٢١) رواه أبوداؤد (٢/ ٢١٨)، وأحمد (٢/ ٣٦٧)
(٢٢) رواه النسائي (٣/ ٤٣)، وأحمد (١/ ٣٨٧، ٤٤١، ٤٥٢)

(٢٣) رواه النسائي (١/ ٥١٩)، وأبوداؤد (٨/ ٢٧٥) وأحمد (٤/ ٨)
(٢٤) ذكره ابن كثير في تفسير (٣/ ٥١٥) وقال: مرسل حسن.
(٢٥) رواه ابن أبي شيبة في المصنف (٢/ ٢٥٣)
(٢٦) رواه ابن سعد في الطبقات الكبري (٢/ ١٩٤) والبزار في مسنده (٥/ ٣٠٨)
(٢٧) رواه ابن سعد في الطبقات الكبريٰ (٢/ ١٩٤)
(٢٨) رواه ابن ابي شيبة (٢/ ٢٥٣)
(٢٩) رواه ابن ابي شيبة فى المصنف (٢/ ٢٥٣)
(٣٠) تقدم في سابقة.
(٣١) رواه البخاري (١/ ١٦٥) و مسلم (١/ ٣٧٦)
(٣٢) رواه الترمذي (٣٥٤٦) والنسائي في عمل اليوم والليلة (ص:٥٥)
(٣٣) تقدم في سابقه بنحوة.
(٣٤) تقدم تخريجه.
(٣٥) تقدم تخريجه.
(٣٦) تقدم تخريجه.
(٣٧) تقدم تخريجه.
(٣٨) ذكره الهيثمي في زوائد مسند الحارث (٢/ ٩٥٣)
(٣٩) لم أقف عليه.
(٤٠) رواه ابن أبي شيبة في المصنف (٢/ ٢٥٣)
(٤١) تقدم تخريجه.
(٤٢) تقدم تخريجه بنحوه.
(٤٣) رواه الطبراني في الكبير (١٢/ ١٨٠)
(٤٤) تقدم تخريجه بنحوه.
(٤٥) تقدم تخريجه بنحوه.
(٤٦) رواه البيهقي في الشعب (١/ ١٤٩)
(٤٧) تقدم تخريجه.
(٤٨) رواه إسحاق بن راهويه (١/ ٣١٥) وذكره المناوي في فيض القدير (٤/ ٢٠٣)
(٤٩) لم أقف عليه(٤٨)
(٥٠) رواه الديلمي في الفردوس (٤/ ٤٣٣)، وذكره الهيثمي في مجمع الزوائد (١/ ٣٣٢)

(٥١) ذكره ابن كثير في تفسيره (٣/ ٥١٤)

(٥٢) لم أقف عليه.

(٥٣) ذكره الهيثمي في مجمع الزوائد (١/ ٣٣٣)

(٥٤) رواه أحمد (٤/ ١٠٨) والطبراني في الكبير (٤٤٨٠، ٤٤٨١)

(٥٥) رواه أحمد (٢/ ٥٢٧) وأبوداؤد (٤٨٥٥، ٤٨٥٧)

(٥٦) ذكره ابن كثير في التفسير (٣/ ٥١٣)

(٥٧) رواه البخاري (٣/ ١٢٣٣) و مسلم (١/ ٣٠٥) و ابن ماجه (١/ ٢٩٣)

(٥٨) رواه البخاري (٤/ ١٨٠٢) وابن سعد فى الطبقات الكبريٰ (٢/ ٢٥٦)

(٥٩) تقدم تخريجه.

(٦٠) تقدم تخريجه.

(٦١) تقدم تخريجه.

(٦٢) تقدم تخريجه.

(٦٣) تقدم تخريجه.

(٦٤) رواه أبوداؤد (٩٨٠)

(٦٥) تقدم تخريجه.

(٦٦) تقدم تخريجه.

(٦٧) تقدم تخريجه.

(٦٨) تقدم تخريجه.

(٦٩) تقدم تخريجه.

(٧٠) تقدم تخريجه.

(٧١) تقدم تخريجه.

(٧٢) تقدم تخريجه.

(٧٣) تقدم تخريجه.

(٧٤) تقدم تخريجه.

(٧٥) لم أقف عليه.

(٧٦) رواه ابن أبي حاتم في العلل (٢/ ٢/ ٢٣٥)

(٧٧) رواه ابن أبي شيبة. (٧/ ١٧٥)

(٧٨) تقدم تخريجه.

(۸۰) رواه أبوداؤد (٤٦٥) وأبو عوانة في مسنده (١/ ٤١٤)
(٨١) رواه البيهقي في الكبرىٰ (٥/ ٩٤) و ابن أبي شيبة في المصنف (٦/ ٨٢)
(٨٢) ذكره ابن القيم في جلاء الأفهام (ص:٥٢) و عزاه لأبي العباس الثقفى.
(٨٣) رواه الترمذي (٢/ ١٢٧، ١٢٨) و أحمد (٦/ ٢٨٢)
(٨٤) تقدم في سابقة.
(٨٥) رواه ابن سعد في الطبقات (٦/ ٩٠) و ابن أبي شيبة في المصنف (١/ ٢٩٨)
(٨٦) تقدم في سابقة.
(٨٧) رواه مسلم (٢/ ٨٨٨) و ابن حبان (٩/ ١٥١)
(٨٨) ذكره ابن كثير في التفسير (٣/ ٥١٤)
(٨٩) تقدم في سابقة.
(٩٠) رواه الحاكم في المستدرك (٣/ ٤٥٩)
(٩١) رواه ابن أبي شيبة في المصنف (٢/ ٤٩٠) و عبد الرزاق في مصنفه (٣/ ٤٩١)
(٩٢) رواه ابن أبي شيبة في المصنف (٢/ ٤٨٩) و عبد الرزاق في المصنف (٣/ ٤٨٨)
(٩٣) رواه الطبراني في الكبير (١٢/ ٥٩)
(٩٤) رواه ابن أبي شيبة في المصنف (٢/ ٤٩٠) و عبد الرزاق في مصنفه (٣/ ٤٨٩)
(٩٥) ذكره ابن حجر في فتح الباري (١١/ ١٥٦)
(٩٦) تقدم في سابقة.
(٩٧) تقدم تخريجه.
(٩٨) رواه البيهقي في الكبرىٰ (٥/ ٢٤٥)
(٩٩) تقدم في سابقة.
(١٠٠) رواه البيهقي في الكبرىٰ (٥/ ٢٤٥)، وابن سعد في الطبقات (٤/ ١٥٦)
(١٠١) لم أقف عليه.
(١٠٢) رواه أبو نعيم فى الحلية (٥/ ٣٩٠) والبيهقي في الشعب (٢/ ٤٩٢)
(١٠٣) رواه البيهقي في الكبرىٰ (٩/ ٢٨٦)، و ابن أبي شيبة في المصنف (٦/ ٣١١)
(١٠٤) تقدم تخريجه في سابقه بنحوه.
(١٠٥) لم أقف عليه.
(١٠٦) رواه الترمذي (٢/ ٢٦٠)، والنسائي (١/ ١٨٩)، والحاكم في المستدرك (١/ ٢٣٠)
(١٠٧) رواه المروزي في قيام الليل (ص:١٣٦)

Barkat-e- Durood-O- Salam


AL- MAJMAUL ISALMI

MILLAT NAGAR, MUBARAKPUR

AZAMGARH U.P. 276404

Faizi Art Press Gorakhpur 9839502412,9839544583